صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 18 دسمبر 2008 بمطابق 19 ذالحجہ 1429ھ صبح گیارہ بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِینَ كَفَرُوا فِی البِلٰدِO مَتٰعٌ قَلِیلٌ ثُمَّ مَأوٰىهُم جَهَنَّمُ وَبِئسَ المِهَادُO لٰكِنِ الَّذِینَ اتَّقَوا رَبَّهُم لَهُم جَنّٰتٌ تَجرِی مِن تَحتِهَا الأَنهٰرُ خٰلِدِینَ فِیهَا نُزُلًا مِّن عِندِ اللّٰهِ وَمَا عِندَ اللّٰهِ خَیرٌ لِّلأَبرَارِ۔

(ترجمہ): (اے پیغمبر) کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکا نہ دے۔(یہ دنیا کا) تھوڑا سا فائدہ ہے پھر (آخرت میں) تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ان کے لیے باغ ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) ان میں ہمیشہ رہیں گے (یہ) خدا کے ہاں سے (ان کی) مہمانی ہے اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ نیکو کاروں کے لیے بہت اچھا ہے۔

دعائے مغفرت

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، د منور خان، ایم پی اے، ورور او د سابقه ایم پی اے، ظفراللہ خان مروت والد صاحب وفات شوی دی، د مرحومینو د پاره به دعائے مغفرت اوغواړو۔

جناب سپیکر: دعا اوکړئ جی، مفتی صاحب دعا اوکړئ۔ جی جی، مفتی کفایت اللہ صاحب دعا پڑھیں جی۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! یہ پریس والے بھائی پھر نکل گئے ہیں، کیا مسئلہ ہے؟ ذرا پتہ کرلیں۔ آج۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، دا صحافیان ورونړه چه په کومه مسئله بهر دی نو هغوی، دوئ راوستے شی۔

جناب سپیکر: جی؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، د صحافیانو ورونړو په باره کښے مے خبره کوله۔

جناب سپیکر: نه هغه ما اووئیل جی۔ Item No. 2, 'Questions Hour'۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: په 'کوئسچنز آور' کښے به یوه خبره هم بله نه اخلم جی بس۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: په دے باندے جی گورئ دا دومره Important شے دے، زما د معززو ممبرانو د زړه آواز وی، د هغوی د حلقے تکلیف وی او بیا په هغے باندے ډیپارټمنټ بلا کار کړے وی نو د هغے ضائع کول ستاسو د پاره او زمونږ د پاره جائز خبره نه ده نو Kindly۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: پرونئ ایجنډا هم پاتے شوے ده۔

جناب سپیکر: هغه پرون هم غلطه شوے ده، مفتی صاحب پرے وروستو دغه اوکړو۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: دا مائیک سسټم پرون خراب وو۔

جناب سپیکر: هغه کوی جی، هغے له هلک۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف): دا کارروائی چه ده، دا به نامکمله وی چه دا صحافیان نه وی نو حکومت له پکار دی جی چه صحافیانو پسے لاړ شی او هغوی راولی۔

جناب سپیکر: هغوی پسے وزیران صاحبان وراغلل، راولی ئے جی۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب، په هغه صحافیانو ورونړو پسے تلل پکار دی۔

جناب سپیکر: په ښه خبره کښے تاسو چا منع کړی یئ، لړ روان شئ کنه، بسم الله کړئ جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، تاسو له پکار دی چه د حکومت د سائډ نه ممبران اولیږئ۔

جناب سپیکر: چه تاسو زما متعلق هم دا خبرے کوئ نو (قہقہہ) بسم الله کړئ، مفتی صاحب، ورشئ۔ تهٔ هم ورشه۔ نگهت بی بی، څه تهٔ هم ورشه۔ مفتی صاحب، تاسو هم لاړ شئ جی۔ تاسو هم ورشئ۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب، پرون زمونږه یو قرارداد وو جی۔۔۔۔

حاجی شیر اعظم خان وزیر(وزیر محنت): جناب سپیکر،اس سلسلے میں میں بھی بات کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: ہوگیا جی۔ دا کوئسچن آور نه بعد به کوؤ۔۔۔۔

وزیر محنت: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچنز آور نه بعد جی، کوئسچنز آور نه بعد۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: زما رولنگ پرے راغلو چه د کوئسچنز آور نه مخکښے به یو څیز هم نه آخلئ۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر، مونږه د قرارداد په سلسله کښے خبره کول غوښتل۔۔۔۔

جناب سپیکر: وروستو پرے یوه گهنټه اوکړئ جی۔ جی میاں صاحب! صحافیان څه وائی جی؟

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): ما هم په دے سلسله کښے خبره کوله خو که دا مائیک آن شی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب، انفارمیشن منسٹر کا مائیک آن کریں۔

وزیر اطلاعات: زهٔ د دے صحافیانو خبره کوم۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات: دا Burning issue ده کنه، هغوی بهر ولاړ دی۔

جناب سپیکر: هغوی څه وائی جی؟

وزیر اطلاعات: داسے ده جی، زهٔ بخښنه غواړم، زهٔ خپله هم لیټ راغلم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دغه خو د ټولو نه غټه۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: د صحافیانو دا خبره دا دوئ چه څنګه وائی، داسے نه ده۔ د اسمبلئ نه واک آوټ نه دے، هغوی د هغه صحافی چا چه په خپلئ باندے بش ویشتے دے، د رهایئی د پاره داسے ټوکن احتجاج کړے وو۔ بهر خپل جلوس اوباسی، بیا راځی۔

جناب سپیکر: اچھا، اچھا۔

وزیر اطلاعات: هغوی خپل احتجاج کوی۔ بش چه ئے ویشتے دے، دوئ وائی چه ډیر ئے ښه کړی دی نو د هغے په سلسله کښے وائی چه هغه د اوس رها کړے شی۔

جناب سپیکر: د خوشحالئ خبره کوی، که د خفګان خبره کوی؟

وزیر اطلاعات: نو صورتحال داسے دے او زهٔ جی ورځم که ستاسو اجازت وی؟

جناب سپیکر: ځئ جی زر ئے راولئ، شابئ۔

وزیر محنت: کل والا ایجنڈا ہے یا نیا ایجنڈا ہے؟

جناب سپیکر: آج نیا ایجنڈا ہے، وہ بعد میں کرینگے۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، ہمیں یہ بتایا جائے کہ آج کونسا ایجنڈا زیر بحث ہے تاکہ ہمیں پتہ لگے ؟

جناب سپیکر: وہ شیڈول چینج ہو گیا ہے آج کیلئے۔ آج کا جو نیا ایجنڈا ہے، وہ آپ کے سامنے Distribute ہو چکا ہے، سب کے سامنے پڑا ہوا ہے۔ کوئسچن۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، زمونږه سوالونه پاتے وو، زۀ د هغے خبره کوم۔

جناب شاہ حسین خان: تین چار مہینے کے بعد ہمارے سوالات آتے ہیں اور وہ بھی فلور پر نہ آئیں اور ختم ہو جائیں۔۔۔۔۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: وہ بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔ کوئسچن نمبر 26، اسرار اللہ خان گنڈا پور صاحب۔

* 26۔ جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت نے سپیشل پیکج اور تعمیر سرحد پروگرام کے تحت مختلف اضلاع کو فنڈز فراہم کئے تھے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ رقم کو پراجیکٹ کمیٹیوں کے تحت خرچ کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) جن اضلاع کو فنڈز فراہم کئے گئے ہیں، ان اضلاع کے نام بتائے جائیں؛

(ii) ہر ضلع میں مذکورہ فنڈ کس انداز میں خرچ کیا گیا، یعنی اس کے ٹینڈر ہوئے یا پراجیکٹ کمیٹیاں بنائی گئی، ہر دو کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں مذکورہ کمیٹیاں بنانے کا اختیار کس کے پاس تھا؛ ان کو یہ اختیار کس قانون کے تحت دیا گیا؛ نیز ڈیرہ اسماعیل خان میں پراجیکٹ کمیٹیوں کے فارم اور سکیم وائز تفصیل بمعہ پراجیکٹ لیڈر اور ممبران کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپیاں فراہم کی جائیں ؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) سپیشل پیکج اور تعمیر سرحد پروگرام کا فنڈ پراجیکٹ کمیٹیوں اور ٹینڈر دونوں کے ذریعے خرچ کیا گیا۔

(ج) (i) سپیشل پیکج اور تعمیر سرحد پروگرام کے فنڈز صوبہ سرحد کے تمام اضلاع کو فراہم کئے گئے ہیں۔

(ii) جیسا کہ جز(ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ مذکورہ فنڈ پراجیکٹ کیمٹیوں اور ٹینڈر دونوں کے ذریعے خرچ کیا گیا۔ تعمیر سرحد پروگرام کے ضمن میں سابقہ صوبائی کابینہ اجلاس منعقدہ 25 مئی 2004 کے فیصلہ (ضمیمہ الف) اور سپیشل پیکج کے حوالے سے سابقہ وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی ہدایت بسلسلہ مذکورہ فنڈ کے اخراجات بذریعہ پراجیکٹ کمیٹی (ضمیمہ ب) کے مطابق یہ متعلقہ ممبر صوبائی اسمبلی کی صوابدید پر تھا کہ وہ سکیم کو پراجیکٹ کمیٹی کے ذریعے کریں یا ٹینڈر کے ذریعے کریں۔

(iii) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں مذکورہ کیمٹیاں بنانے کا اختیار دوسرے اضلاع کی طرح متعلقہ ممبر صوبائی اسمبلی کے پاس تھا۔ سپیشل پیکج کے تحت یہ اختیار سابقہ وزیر اعلیٰ کی طرف سے دیا گیا تھا جبکہ تعمیر سرحد پروگرام کے تحت پراجیکٹ کمیٹی کے طریقہ کار جو کہ سابقہ صوبائی کابینہ سے منظور شدہ تھا، میں درج ہے کہ "پراجیکٹ کمیٹی کی نامزدگی متعلقہ ممبر صوبائی اسمبلی کریگا"۔ مزید برآں مجوزہ تفصیلات جو ضلعی رابطہ آفیسر ڈیرہ اسماعیل خان سے موصول ہوئی ہیں، اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> شکریہ سر، آپ نے ہاؤس-----

<u>جناب سپیکر:</u> یہ مفتی کفایت اللہ صاحب سے کہیں۔

<u>مفتی سید جانان:</u> جناب سپیکر، زمونږه سوالونه پاتے شی نو دا خو زمونږه د ټولو فائده ده او که هغه سوالونه ختم شی نو-----

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> ختم نه دی جی، یکم تاریخ ته بیا شروع دی۔ یکم ته دی جی، دا پرون والا یکم ته دی کنه جی-----

<u>جناب سپیکر:</u> هغه ختم نه دی، هغه ختم شوی نه دی۔ هغه ډیفر شوی دی، وروستو به ئے کوؤ۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> یکم ته بیا دی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> شکریہ جی۔ سر، اس سوال کے متعلق آنریبل منسٹر صاحب سے میری چند گزارشات ہیں۔ سر، یہ Basically گزشتہ حکومت میں پراجیکٹ کیمٹیوں کے ذریعے پیسوں کی بندر بانٹ کی گئی تھی، تقریباً کوئی ڈیڑھ ارب روپیہ تھا اور یہ سر، الیکشن کے ٹائم پر استعمال کئے گئے تھے، گورنمنٹ کے ٹریژری سے پیسے نکال کر دوبارہ لوگوں نے الیکشن لڑے تھے۔ اس میں سر، میں نے یہ

سوال کیاکہ آپ اندازہ کرلیں اس پر کئی لاکھ شاید خرچہ آیا ہو۔ میرا مقصد سر، یہ تھا کہ Transparency ensure ہو۔ اس میں سر، میرا ضمنی سوال یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان، میرے خیال میں آپ پرانے، سینیئر ساتھی ہیں تو صرف کوئسچن نمبر آپ نوٹ کروائیں۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، تمہید اس وجہ سے باندھ رہا تھا کیونکہ اس کا سر، یہ دیکھیں، یہ کافی بڑا والیم ہے، اس میں سر، اگر آپ دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب اس پر کوئی، آپ oppose کرتے ہیں، اس میں اگر کوئی ابہام ہو تو آپ سپلیمنٹری کوئسچن لائیں گے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میرا سر، سپلیمنٹری سوال اس میں یہ ہے کہ اس میں سر، انہوں نے لکھا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری پر آپ آجائیں، اگر آپ کو اس پر اعتراض ہے تو سپلیمنٹری پر آجائیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، جز (ج) کے (ii) میں یہ کہتے ہیں کہ یہ اختیار متعلقہ ممبر صوبائی اسمبلی کی صوابدید پر تھا کہ وہ سکیم کو پراجیکٹ کمیٹی کے ذریعے کریں یا ٹینڈر کے ذریعے، Agreed, Sir، اس میں سر، انہوں نے مجھے جو تفصیل فراہم کی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس میں سر، ڈسٹرکٹ ناظم ڈی آئی خان نے پراجیکٹ کمیٹیاں بنائی ہیں، یعنی اختیار تھا ممبر صوبائی اسمبلی کے پاس لیکن ڈسٹرکٹ ناظم ڈی آئی خان اور اس کا پیج نمبر 61 پھر سر، پیج نمبر 57، اس میں بھی ڈسٹرکٹ ناظم ڈی آئی خان نے کمیٹی بنائی ہے، پھر سر، پیج نمبر 141، ڈسٹرکٹ ناظم ڈی آئی خان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر Paging تو نہیں ہوئی ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ اوپر لکھے ہوئے ہیں، اوپر دیکھیں جی، نمبر ایک، دوسری سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا نیچے ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: عبدالاکبر خان! اس پر Paging ہے، اگر آپ صحیح طرح سے اسے غور سے ذرا دیکھیں کیونکہ کل کا سوال تو آپ نے غور سے دیکھا تھا، آج نہیں دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: دوسرا سر، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ جو تعمیر سرحد کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیج نمبر کیا ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ مختلف میں نے بتادیئے ہیں سر، ایک 61 پر ہے۔۔۔۔

Mr. Speaker: Sixty one.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، 61، 57 اور 141 اور اس میں مختلف۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اس میں تو یہ پیج نمبر نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہ اسلئے نہیں ہے کہ آپ دیکھ نہ سکیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ یہاں اوپر سائڈ پر لکھا ہوا ہے پیج ان کا، رائٹ سائڈ پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک تو آپ نے ایسا کوسچن پوچھا ہے جس کیلئے بشیر بلور صاحب نے پورا دفتر اس کیلئے بھیجا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: بالکل سر۔ دوسرا سر، میری گزارش یہ ہے کہ جو تعمیر سرحد کا انہوں نے یہاں پر ایک بروشر تقسیم کیا تھا جس میں اس کی گائیڈ لائن ہے کہ یہ آپ کی پازیٹیو لسٹ ہے، یہ نیگٹیو لسٹ ہے، اس میں سر، کہیں بھی یہ Nomenclature مجھے دکھائی نہیں دیتا کہ مختلف ترقیاتی سکیمیں، سر، مختلف ترقیاتی سکیمیں کیا ہوتی ہیں؟ مطلب ہے کہ آپ اس میں بجلی بھی ڈال سکتے ہیں، ہینڈ پمپ بھی ڈال سکتے ہیں، گلی کی بھرائی بھی ڈال سکتے ہیں، دوسرا اعتراض سر، اس میں یہ ہے اور تیسرا اعتراض سر، اس میں یہ ہے کہ جب اختیار ان کے پاس تھا ہی نہیں تو ڈی آئی خان میں کوئی پانچ کروڑ روپے الیکشن کے ٹائم پر نکلے ہیں، ڈسٹرکٹ ناظم صاحب نے اس کی بندر بانٹ کی ہے، ہمارے حلقوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ میری سر، اس میں یہ گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں سپلیمنٹری پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

Mr. Speaker: Only supplementary.

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! صحافیان ورونړه ایوان ته راغلل او هغوی دا مطالبه کوی چه د هغه صحافی، چا چه بش په بوټ ویشتے دے، د رهایئی په سلسله کښے د قرارداد راوستے شی۔

جناب سپیکر: اودریږه چه دا سپلیمنټری اووائی۔ جی، یو منټ۔ نگہت بی بی کا مائیک آن کریں۔ سپلیمنٹری،شارٹ سپلیمنٹری۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ،ایک کوئسچن کرنا چاہتی ہوں۔جناب سپیکر صاحب،اس میں ابھی اسرار اللہ گنڈاپور صاحب نے بڑی وضاحت سے بات کی، میرا سپلیمنٹری کوئسچن اسی سے Related ہے چونکہ لوکل گورنمنٹ کے ساتھ اس کا تعلق ہے توانہوں نے کہا کہ اس کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تومتعلقہ کمیٹی کا چیئرمین تو Resign کرچکا ہے نامعلوم وجوہات کی وجہ سے اور لوکل گورنمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس ابھی تک نہیں ہوااور نہ منسٹر صاحب نے Interest لیا ہے کہ لوکل کمیٹی کے اجلاس کیلئے کوئی لوگ Appoint کئے جائیں تواس کیلئے بتائیں کہ یہ کس کمیٹی کوریفر ہوگا؟منسٹر صاحب تو اس میں Interest نہیں لیتے کہ اس کیلئے کوئی کمیٹی بھی ہو۔

جناب سپیکر: جی منسٹر لوکل گورنمنٹ پہلے جواب دے دیں اوراس کے بعد جی۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، دا صحافیان ملگری چه دوئ بهر ته تلی وو، اوس راغلل۔ د هغوی یو Genuine demand دے۔ یو خو هغوی دا وائی چه هغه قرارداد د پیش کړے شی او هغه خو خامخا مونږه پیش کوؤ، په دے وجه باندے هغوی (تالیاں) دیکښے مزید خبرے هم دی خو چه قرارداد پیش شی نو په هغے به خبرے کیږی۔ مونږه د هغوی مشکور یو چه هغوی زمونږه اومنل او دا زمونږه د ټولو شریک جذبات دی، احساسات دی چه په عراق کښے څه خبره شوے ده، دا بیله خبره ده چه هغه رها هم شو او معاف هم شو خو د هغه جذبه په خپل ځائے باندے ده خو دا زمونږه جذبه په خپل ځائے باندے ده چه د هغے جذباتو اظهار په دے فلور باندے پکار دے۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: د دے نه پس جی، زما یو خل رولنګ راغلے دے جی۔ منسټر لوکل ګورنمنټ۔

سید محمد صابر شاہ: محترم سپیکر صاحب،یہ قرارداد پیش ہونی چاہیئےاورآج اس پربات بھی ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: اس پرجی کل پورا،سارادن بات ہوتی رہی ہے،آپ کو موقع دونگا۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، یہ بڑی اہم بات ہے اور یہ فلور پر آنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: پیر صاحب! کوئسچنز آور کے بعد۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: اگر یہ قرارداد آ جائے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل آ جائیگی، کوئسچنز آور کے بعد آئیگی۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک دفعہ رولنگ آ چکی ہے، بس بیٹھ جائیں جی۔ جی بشیر بلور صاحب، جواب دے دیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر صاحب، څنگه چه گنډاپور صاحب خبره اوکړه، دا رښتیا خبره ده چه د الیکشن په ورځو کښې دغه شانتې کارونه شوی دی او تاسو اوګورئ، دا تقریباً .Hundred and some thing pages دی چه دا پوره د اسمبلۍ هر یو ممبر ته، ایک سو چوبیس کسانو ته دا Provide شوی دی 277 Pages۔ مونږه پوره ډیټیل، ډیپارټمنټ خپله پوره خواری کړې ده او د دوئ چه په کومه خبره باندې اعتراض دے، دا ټهیک خبره ده، قانون دا دے او زمونږه د اسمبلۍ فیصله هم دا ده چه ایم پی اے اختیار مند دے د کمیټی جوړولو، کوم فنډ چه ایم پی اے ته ملاویږی، د هغې فنډ ناظم حقدار نه دے چه هغه کمیټۍ جوړې کړی۔ د دوئ د کوئسچن خبره چه کومه ده، زۀ به انکوائری کوم، بیا به انشاء الله دوئ سره کښېنو او دا خبره به Settle کوؤ۔ بله دا نګهت اورکزئی صاحبه خبره اوکړله چه زما د کمیټۍ اجلاس نه دے غوښتے شوے نو دا زما کار نه دے، دا د لوکل ګورنمنټ د کمیټۍ چه کوم چیئرمین دے، دا د هغوی کار دے چه هغه دا راوغواړی، هغې کښې به مونږ، د کمیټۍ اجلاس همیشه چیئرمین راغواړی، زۀ خو نه راغواړم او د ګنډاپور صاحب چه کومه خبره ده، دا بالکل صحیح ده او دیکښې دا پیسې داسې شوی هم دی او د دے به انکوائری هم کوؤ او معلومات به کوؤ۔ نو انشاءالله بیا دوئ سره به کښېنو او دا خبره به Settle کوؤ۔ بل خبره دوئ دا اوکړله چه دا پیسې چه دی، هغه چه کومې لګیدلی دی، د هغه سکیمونو نومونه ئې نه دی ښودلی چه په کوم کوم سکیم باندې دا پیسې خرچ شوی دی۔ سپیکر صاحب، دا دو سو سټر پیپرز خو دا دی نو بیا دا

چه سکیمونه پکښې وې نو دا تقریباً، نګهت اورکزئی ته اووایئی چه خبرې د نه کوی۔
جناب سپیکر: پلیز، آپ خاموش ہو جائیں۔ جب ایک منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں تو آپ لوگ ذرا سیریس بیٹھیں۔
سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): دا نګهت خبرې ډیرې کوی جی او آوری نه بیا۔ پکار ده چه خبره خو د آوری۔
جناب سپیکر: جی۔
سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): سپیکر صاحب، دا Already دو سو ستتر پیپرې دی او که دا سکیمونه پکښې وې نو دا به پینځه سوه پیپرې نورې وې نو دوئ ته دا عرض کوم چه بالکل دا به مونږه انکوائری هم کوؤ، کښینو به دوئ سره او دا به معلومات کوؤ چه دا ولې؟ دا څنګه چه دوئ پوائنټ آوټ کړه چه دا ولې؟ د یو ناظم اختیار نه دې چه هغه کمیټی جوړوی او هغه ولې جوړې کړی دی او بل دا چه دا پیسې چرته خرچ شوی دی؟ هغه سکیمونه به دوئ ته یواځې زهٔ اوښایم انشاء الله، د دوئ تسلی به اوشی، ګنی بیا پینځه سوه پیپرې نورې به جوړول غواړی۔ نو زهٔ دا خواست کوم چه زما دا خبره د دوئ مهربانی اوکړی، Accept کړی او انشاء الله په دې باندې به ډسکشن اوکړو۔
Mr. Speaker: Okay, thank you. Question No. 72, Javid Abbasi Sahib…..
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، آپ میری بات تو پوری سن لیں جی۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: اسرار خان، آپ ان کی ہر بات پر سر ہلاتے رہے، ہلاتے رہے، میں تو سمجھا کہ آپ Agree کر گئے۔
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، مجھے سن تو لیں نا، میں ان کی ریکویسٹ کو آنر کرونگا۔ سر، اس میں بات یہ ہے کہ یہ 'نام منصوبہ' یہ پراجیکٹ کمیٹی کا جو ہے 'نام منصوبہ'، اس میں آپ کو سکیم کی ڈیٹیل نہیں دینی پڑتی لیکن اس میں آپ کو یہ لکھنا پڑتا ہے کہ میں یہ پیسے بھل صفائی پر دے رہا ہوں، میں یہ پیسے الیکٹر یفیکیشن کیلئے دے رہا ہوں یا گلی اور نالی کی تعمیر کیلئے۔ یہ سر، اس وجہ سے کیا گیا اور میں اس کی تفصیل میں اس وجہ سے جانا چاہتا ہوں کہ یہ الیکشن کیلئے یہ پیسے تھے کیونکہ ان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ ووٹر کا ڈیمانڈ کیا

ہے؟ایک یونین کونسل میں ایک ہینڈ پمپ مانگتا ہے،ایک گلی کی بھرائی مانگتا ہے تووہ خود کنفیوژن کے شکار تھے۔انہوں نے اس کیلئے پھر یہ چیزDevice کی کہ مختلف ترقیاتی سکیمیں،اگر یہ 'ہیڈ' بن جائے پھر تو سر،یہ ہوگا کہ پانچ لاکھ میں میں کہونگا کہ آپ بجلی کے پول بھی دیں۔جب آپ کی ڈی ڈی سی ہوتی ہے، اس میں ایک ٹیکنیکل فورم ہے،وہ ٹیکنیکل فورم اس پر بحث کرتا ہے۔سر،ٹیکنیکل فورم میں اس قسم کاNomenclatureجب اس کے پازیٹیو لسٹ میں ہے ہی نہیں تو کس طریقے سے اس کی منظوری دی گئی؟اور دوسرا سر،حاجی صاحب نے جیسے کہا،اس میں سر،میری بھی یہی گزارش ہے کہ وہ خود تسلیم کررہے ہیں کہ اس میں ایسی غلطیاں ہیں۔ایک تو یہ ہے کہ ان کے پاس اختیار نہیں تھا،مطلب ہے کہ گورنمنٹ کو کروڑوں کا ایک ٹیکہ لگایا انہوں نے۔ممبر صوبائی اسمبلی نے کرنے تھے چونکہ 10اکتوبر کو اسمبلی Dissolve ہوگئی،پیسے پڑے ہوئے تھے اور کوئی طریقہ تھا نہیں،ڈسٹرکٹ ناظم کو آگے لے کر آئے،انہوں نے اس میں پراجیکٹ کمیٹیاں بنائیں۔سر،یہ پیسے ہمارے خلاف الیکشن میں استعمال ہوئے ہیں۔ اگر میں بطور نمائندہ اس چیز کا حساب نہیں لونگا تو کون لے گا سر؟اور میں نے صرف اپنے ضلع کا نہیں مانگا،میں نے ان سے پوچھا ہے کہ کن اضلاع میں یہ ڈیڑھ ارب روپیہ،مختلف اضلاع میں دیا گیا اور اس کی بندر بانٹ کی گئی اور سر،الیکشن کیلئے اگر گورنمنٹ کے پیسے اس طرح استعمال ہو تو کل امیر حیدر خان ہوتی بھی الیکشن کے موقع پر اس طریقہ کار کو لے آئیں۔تو میں سر،سمجھتا ہوں کہ مہربانی کرکے اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب،جی بشیر بلور صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: سر،ہمارے ہاں بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔۔۔

سینئر وزیر(بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو کوئسچن تۀ هم راوړه کنه بله ورځ۔ جی بسم اللہ۔

سینئر وزیر(بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر صاحب، دا گنډاپور صاحب چه کومه خبره اوکړه ما خو انکار نه دے کړے، ما خو دا اووئیل چه دا د خدائے فضل دے، خدائے ور باندے مهربانی کړے ده چه باوجود د هغه ډیړه ارب روپو دوئ واپس راغلی دی او خپل الیکشن ئے گټلے دے او په ترقیاتی کارونو کښے Irregularities شوی دی، د دے به زۀ تپوس کوم خو دا ده چه په ترقیاتی کارونو باندے چرته چا ووټ نه دے اغستے او نه چا گټلے ده۔ همیشه په پالیسو خلق گټی

او په پالیسو باندے ووہونه اخلی۔ نو زۀ دوئ ته دا خواست کوم چه دا مونږه پرے دومره خواری کړے ده نو د دوئ سره بیا به هم کبنینو، دوئ به Satisfy کوؤ او که چرته غلط کار شوے وی نو په هغے باندے ایکشن به هم اخلو۔ په فلور آف دی هاؤس دا Commitment ورسره کوم چه هر چا کړے وی، د هغوی خلاف به مونږه ایکشن اخلو او زۀ خواست کوم چه دا د مهربانی اوکړی او زما دا خبره د Accept کړی۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر، منسٹر صاحب کیوں اس کو کمیٹی میں جانے نہیں دیتے؟ جب میں نے حقیقت بیان کی ہے۔ اگر کمیٹی کو نہیں دیتے تو پھر اس کو ڈیفر کردیں یا ووٹنگ کرالیں۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی):</u> کمیٹی میں ریفر ہونے کی بات یہ ہے کہ وہ پھر کمزوری منسٹر کی ہوتی ہے کہ وہ Satisfy نہیں کرسکتا اور کمیٹی میں بات جاتی ہے۔ میں آپ سے Commitment کررہا ہوں کہ آپ کو Satisfy کرینگے اور پھر اگر آپ Satisfy نہ ہوئے تو میں Resign کردونگا بس۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس ٹھیک، اس سے زیادہ اور نہیں ہونا چاہیئے۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر، آپ میری بات تو سن لیں۔

(شور)

<u>Mr. Speaker:</u> Jee Next Question.......

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں آپ، بس دے، آپ کو اتنی بڑی تسلی مل گئی۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر، اگر آپ کمیٹی کو نہیں بھیجتے تو ووٹ کیلئے Put کرینگے۔ اگر ہاؤس نے کہہ دیا کہ ریفر کریں، پھر آپ کو ریفر کرنا پڑیگا یا پھر آپ Discretion استعمال کرکے اس کو Set aside کریں۔ پھر تو سر، یہ ہے کہ آپ Kill کررہے ہیں۔ میرا مقصد سر، یہ ہے کہ آپ پھر اس کو Pending رکھ دیں، Pending رکھ دیں، منسٹر صاحب In the meanwhile اس پر انکوائری کمیٹی بلا دیں کیونکہ مجھے تو آپ کے پاس آنا ہے۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی):</u> میں تو آپ سے ذاتی ریکویسٹ کررہا ہوں، گورنمنٹ کی طرف سے نہیں، ایسے بھائیوں کی طرح بات کررہا ہوں۔ اگر آپ ووٹ کروانا چاہتے ہیں تو بے شک کرائیں۔

ویسے میں آپ کو یہ بتاؤں کہ ووٹ کی ضرورت نہیں، میں جب آپ سے کہہ رہا ہوں کہ ہم آپ کی تسلی کرائیں گے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو پھر سر، میری درخواست ہے کہ اس کو پینڈنگ رکھ لیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): چلیں پینڈنگ رکھتے ہیں تو، ٹھیک ہے جی پینڈنگ رکھ دیں۔

جناب سپیکر: چلیں جی پینڈنگ رکھتے ہیں۔ سینیئر منسٹر صاحب ان کی تسلی پھر کر لیں۔ جاوید عباسی صاحب۔

* 72۔ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا گزشتہ دو سالوں 2006 تا2008 کا بجٹ پیش نہیں کیا گیا ہے:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصے کے دوران گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے تحت کروڑوں روپوں کے ترقیاتی کام کئے گئے ہیں:

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جو ترقیاتی کام ہوئے ہیں، ان کی منظوری کس نے دی تھی: نیز جن لوگوں کے خلاف مقدمات درج کئے گئے ہیں، ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی)}: (الف) اس سلسلے میں گزارش ہے کہ گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے بجٹ کی منظوری ادارہ کے بورڈ آف اتھارٹی سے لی جاتی ہے جسے 2006-07 کیلئے بجٹ بورڈ آف اتھارٹی کے آئندہ منعقد ہونے والے اجلاس میں برائے منظوری پیش کر دیا جائیگا، جس کیلئے ایجنڈا تیار ہو رہا ہے۔

(ب) جی ہاں، جن کی منظوری باقاعدہ مجاز اتھارٹی سے لی گئی ہے۔ یہاں پر یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ بورڈ آف اتھارٹی نے ذیل اتھارٹیز کو مقرر کیا ہے تاکہ وہ ترقیاتی کاموں کی منظوری دیں۔ (تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ ہو)

(i) ڈائریکٹر جنرل چالیس لاکھ کی سکیم کی منظوری کا مجاز ہے۔

(ii) مالیاتی اور منصوبہ بندی کی کمیٹی جس کا سربراہ سیکرٹری بلدیات ہے، کو چالیس لاکھ اور اس سے زیادہ کی سکیموں کی منظوری کا اختیار حاصل ہے۔

(ج) جہاں تک ترقیاتی کاموں کی منظوری کا تعلق ہے، جز(ب) میں تفصیل بیان کی گئی ہے۔ نیز جی ڈی اے کے انجینیئر، سب انجینیئر و ٹھیکیدار کے خلاف انٹی کرپشن اسٹبلشمنٹ نے انسداد رشوت ستانی کے قانون کے تحت مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ انجینیئر اور سب انجینئر کی ضمانتیں ہو چکی ہیں، کیسز عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ تفصیل لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر: پہلے تو حج مبارک ہو۔ پتہ نہیں اس ہاؤس کیلئے دعا کی بھی ہو گی۔ جاوید عباسی صاحب کو حج کی مبارکباد دے دیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: بڑی دعا کی ہے سر، آپ کیلئے اور اس ہاؤس کیلئے بھی لیکن جب میں چھوڑ کے گیا تھا تو آپ میں بڑی نرمی تھی تو مجھے کسی نے کہا کہ آپ حج کر کے آئیں گے تو کہیں سخت نہ ہو جائیں۔ میں تو نرمی میں، آپ میں کہیں سختی مجھے نظر آ رہی ہے تو مہربانی کریں ہمارے ساتھ وہی رویہ رکھیں جو پہلے تھا جناب۔ جناب سپیکر، میں نے گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے بارے میں پوچھنا چاہا تھا لیکن جو ہمارے پاس جواب آیا، انہوں نے کہا ہے، میں نے پہلے یہ کہا تھا کہ اس کے بجٹ کی منظوری کب ہوئی ہے اور کتنا عرصہ ہوا ہے؟ جی جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر کوئی سپلیمینٹری کوئسچن ہے تو بسم اللہ کریں۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، اس میں میں اسی کی طرف نشاندہی کر رہا ہوں کہ خود کہا گیا ہے کہ 14 مئی 2006 کو آخری دفعہ اس کی منظوری اس ادارے کے چیئرمین نے یا اتھارٹی نے دی ہے، ڈھائی سال اس کو ہو گئے ہیں، اس کی کوئی دوبارہ اگر میٹنگ نہیں ہوئی تو اس کی منظوری نہیں ہوئی اور اگر وہ کام ہوئے تو ان کا کیا Status ہے؟ کیونکہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہر سال کا بجٹ پیش ہوتا اور اس کی منظوری ہوتی۔ جو ٹھیک کام ہوتے، ان کو آگے کیا جاتا۔ چونکہ بلور صاحب ابھی آئے ہیں ابھی پانچ چھ مہینے، ان سے پہلے میرا یہ سوال ہے کہ اتنا عرصہ اس کی منظوری کیوں نہیں دے دی گئی اور کس طرح کام ہوتا رہا ہے؟ دوسرا میں نے کہا ہے جناب، کہ اس میں کروڑوں اور اربوں روپوں کے کام جاری ہیں، یہاں انہوں کہا ہے جی کہ کام جاری ہے۔ میں دعوے سے کہہ رہا ہوں کہ ان سڑکوں کے جب ٹینڈر ہوئے تھے، اسی وقت جب Administrative approval ہوئی تھی تو پیسے ٹھیکیداروں کو دیے گئے اور موقع پر کوئی کام بالکل جاری نہیں تھا، نہ اب جاری ہے۔ جناب سپیکر، آپ ذرا سوال کے آخری جز(ج) کی طرف آئیں تو جواب

یہ آتا ہے کہ اتھارٹی کے سب انجینئر اور انجینئر کے خلاف انٹی کرپشن میں پرچے درج کئے گئے تھے، ان کی Bail ہو گئی اور مقدمات جاری ہیں۔ اگر اس اتھارٹی کے افسران کے خلاف انٹی کرپشن میں مقدمے درج کئے گئے تو اس کا مطلب ہے کہ وہاں انتہائی بڑے پیمانے پر کرپشن ہوئی ہے اور کرپشن کا یہ جواب جناب سپیکر، میرے لئے کافی نہیں ہے کہ ان کی ضمانتیں ہو گئی ہیں، ضمانتیں ایک دن ہونی تھی۔ میں اس سارے ہاؤس کو گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں کہ گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی وہ اتھارٹی ہے جو یہاں لوکل ایکٹ کے نیچے Create کی گئی تھی، کروڑوں اور اربوں روپیہ کی کرپشن ہوئی ہے، کچھ ٹھیکیدار اور جو سکیمیں انہوں نے لگائی ہیں، ان کے میں نام بتا سکتا ہوں جن پر سرے سے کام شروع ہی نہیں ہوا۔ ستر ستر لاکھ اور اسی اسی لاکھ روپیہ ٹھیکیدار کے حوالے کر دیا گیا اور اس پر سرے سے کام شروع ہی نہیں ہوا۔ مجھے یقین ہے کہ بلور صاحب اس کو Oppose نہیں کریں گے اور ہمیں Facilitate کریں گے اور اس پر ایکشن لیں گے اور ہمیں بھی بتائیں گے اور اس کو کسی کمیٹی کو ریفر کرینگے اور فوری طور پر اس کی Popper طریقے سے Investigation ہو گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر لوکل گورنمنٹ، پلیز جواب دے دیں۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی):</u> جناب سپیکر صاحب، ڈیرہ مہربانی۔ سردار صاحب نے جو بات کی ہے کہ اربوں روپے کی کرپشن ہوئی ہے تو اربوں روپے تو گلیات کا بجٹ ہی نہیں ہے، ویسے اس کی آمدنی تو اربوں روپے کہاں سے آ گئے؟ ایک دوسری بات جو انہوں نے کہی ہے کہ جو آفیسر کرپٹ تھے تو آئینی طریقہ اور قانونی طریقہ یہ ہے کہ ان کے خلاف ایف آئی آر کاٹی گئی ہے، وہ جیل گئے ہیں، ان کی ضمانتیں ہوئی ہیں اور ان کے خلاف کیس ابھی تک Pending ہے۔ جب تک کیس عدالت میں ہے تو میں ان کے خلاف کیا کارروائی کروں؟ آپ بتائیں۔ تو یہ ویسے خالی بات کچھ، یہ ٹھیک ہے کہ وہاں بجٹ In time پاس ہونا چاہیئے مگر اس میں یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین ہیں تو چیئرمین کی موجودگی میں وہ بجٹ پاس ہوتا ہے اور جو یہ کہتے ہیں کہ پیسے بغیر بجٹ کے خرچ ہوئے ہیں تو اس میں لکھا بھی ہے اور یہ ان کو بھی پتہ ہے کہ چالیس لاکھ روپے تک ڈائریکٹر جنرل کے پاس اختیار ہے اور پھر چالیس لاکھ روپے تک سیکرٹری بلدیات کو اختیار ہے، اب ان کو بھی پتہ ہے کہ کیا ہوا ہے اور مجھے بھی پتہ ہے کہ کیا ہوا ہے؟ مگر اس میں ہم نے، جیسا کہ میں نے ان سے عرض کیا کہ ان کے خلاف انٹی کرپشن میں

بھی کیس گیا ہے اور عدالت میں بھی ان کے خلاف کیس ہے اور انشاء اللہ مکمل ان کے خلاف تحقیقات بھی کریں گے اور ان کو کیفر کردار تک انشاء اللہ ضرور پہنچائیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں عرض کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ دوسرا سپلیمنٹری ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، جیساکہ میں نے واضح کیا تھا کہ آپ کے آنے سے یہ کام نہیں ہوا، آپ اس کو اس طرح نہ لیں۔ یہ ٹینڈر آپ کے آنے سے پہلے ہوئے ہیں، آپ کے آنے سے پہلے Administrative Approval دی گئی ہے، آپ کی حکومت آنے سے پہلے یہ سارے معاملے ہوئے ہیں۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ آپ نے کہا ہے کہ کروڑوں روپوں کا نہیں ہوا، میں اس ہاؤس میں کہہ رہا ہوں کہ وہاں ایسے ایسے پلاٹ جن کی قیمتیں اب کروڑوں روپوں میں ہیں، لوگوں کو الاٹ کئے گئے ہیں اس صورت میں جو Illegal ہے، جس کا کیس ابھی جاری ہے۔ اگر ایک ایک کروڑ کو جمع کریں گے تو اربوں میں پہنچ جائیں گے۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): میں عرض کروں، یہ جو فرماتے ہیں، میں نے ان کے خلاف لوگوں کو بلایا ہے اور وہ کورٹ میں گئے۔ آپ کو بھی علم ہے سارا کہ جن کو پلاٹ دیئے گئے، وہ غیر قانونی دیئے گئے تھے۔ انہوں نے پیسے بھی جمع کروائے۔ جب ہم نے کینسل کیا تو سارے کورٹ میں گئے۔ اب کورٹ میں جب تک فیصلہ نہیں ہوگا تو ان کے خلاف میں ایکشن نہیں لے سکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ نتھیا گلی میں یہ جو Main ہماری جگہ ہے، وہاں تو انہوں نے ایسے کوکھے کی حیثیت سے دیئے، لوگوں کو بیس، بائیس، چالیس کے پلاٹ دیئے۔ اب جاکر دیکھا تو بازار میں اتنی Congestion ہے کہ انسان گزر نہیں سکتا۔ جو کچھ ناجائز ہوا ہے، اس کی ہم تحقیقات بھی کر رہے ہیں اور جیساکہ پہلے بھی میں نے عرض کیا کہ جن لوگوں نے کیا، ان کے خلاف کیسز رجسٹرڈ کئے گئے ہیں اور ان کے خلاف ایکشن بھی لیا جائیگا اور جو Already بن گئے ہیں تو وہاں تو میں یہی کر سکتا ہوں کہ میں نے سیکرٹری کو کہا ہوا ہے کہ ان سے بیٹھ کر جن لوگوں کو یہ جگہ دی گئی ہے، پہلے تو جاکر ان کے ساتھ بیٹھ کر پتہ کریں کہ جتنی ان کی جگہ تھی، اس سے زیادہ اگر انہوں نے یہاں بھی Encroachment کی ہے، ان کو گرائیں۔ اگر وہ گرائیں نہ تو کم از کم کمرشل لیز کے جو پیسے ہیں، وہ تو ان سے لیں اور اس کو کمرشل لیز کر کے دیں اور جہاں جہاں بھی زیادتی ہوئی ہے، ان کے خلاف، میں خود چونکہ وہاں جاتا ہوں اور میں نے خود یہ ساری چیزیں نوٹ کی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب،آپ۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: ایک منٹ،ایک منٹ،وہ جگہ اگر کوکھے کیلئے دی گئی ہے اور اس پر اگر آج سات یا چھ منزلہ عمارت بنائی گئی ہے، بیس، تیس اور پچاس پچاس کمرے کی عمارت بنا کر ہوٹل اور دکانیں چلائی جارہی ہیں تو جناب، مجھے یقین ہے کہ بلور صاحب کہیں گے کہ یہ غیر قانونی کام ہوا ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): میں تو اس کو غیر قانونی کہتا ہوں۔

جناب محمد جاوید عباسی: وہ جو کوکھے ہیں صرف ان کیلئے، نمبر 1، نمبر 2 سر، جو ٹینڈر، اس کو سر، آپ کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: کوئسچن پر اتنی لمبی چوڑی تقریر نہیں ہو سکتی۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: پیر صابر شاہ صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، مجھے تو بات مکمل کرنے دیں۔

جناب سپیکر: بعد میں میری چیمبر میں آجائیں، بشیر بلور صاحب بھی آجائیگا۔ جی پیر صاحب. پیر صابر شاہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، یہ مسئلہ بڑا اہم ہے اور نتھیا گلی واحد ہمارے پاس مری کے مقابلے میں ایک ایسی جگہ ہے کہ جہاں پہ ٹورازم جو ہے، تمام صوبہ اس پہ Depend کر رہا ہے۔ ہماری بد بختی ہے جی، میں کسی ایک دور کو Blame نہیں کرتا لیکن اکثر جو بھی حکومت آتی ہے تو اس دوران ناجائز طریقے سے لوگوں کو پلاٹس وہاں پہ الاٹ کئے جاتے ہیں اور پھر اس کی جو Utilization ہے، تو اس سے پورے علاقے کا حسن متاثر ہوتا ہے جسے دیکھنے کیلئے لوگ نہ صرف کراچی، پورے پاکستان بلکہ باہر ممالک سے بھی لوگ یہاں آتے ہیں اور وہاں جس انداز اور جس بے دردی سے کنسٹرکشن ہوئی ہے کہ جب آپ وہاں جائیں گے تو بالکل اس کا نقشہ، اس کی حیثیت سب کچھ بدل گیا ہے، تو میں یہ گزارش کرتا ہوں جی کہ بجائے اس کے کہ اس میں ہم پڑیں، اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائیں اور وہ کمیٹی اس علاقے میں جا کر دیکھے چونکہ یہ مسئلہ Subjudice ہے، اسی لئے میں کہتا ہوں کہ ہم اس وقت تک یہاں پہ بیٹھے رہیں، کم از کم ہمیں ہوم ورک کرنا چاہیئے، اس پہ ہمیں کام کرنا چاہیئے۔ ہاؤس کی کمیٹی بنائیں جو وزٹ کرے کہ کہاں کہاں پہ پلاٹس دیئے گئے ہیں؟ وہ خود جا کر دیکھے کہ وہاں پہ جو کنسٹرکشن ہوئی ہے، کیا وہ صحیح ہوئی ہے؟ اس پہ ایک جامع

رپورٹ آپ کے سامنے آئے تو جب بھی اس پہ فیصلہ ہو تو اس کے بعد ہم اس پوزیشن میں ہوں گے کہ ہم اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کر سکیں۔

Mr. Speaker: Peer Sahib, thank you. Thank you very much.

ہمارے ایک وفاقی وزیر صاحب، جناب نجم الدین خان تشریف لائے ہیں، ہم سب ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ (تالیاں)

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، میں نے جو ریکویسٹ کی ہے، مجھے سمجھ نہیں آئی کہ اس کو آپ نے Reject کر دیا یا Accept کر دیا؟

جناب سپیکر: اس سے پہلے میری رولنگ آچکی ہے۔ جاوید عباسی صاحب، بشیر بلور صاحب اور آپ بھی اس میں شامل ہونگے، بعد میں چیمبر میں آئیں گے۔ اس میں جو بھی آپ کی رائے ہو گی، وہ چلے گی، شکریہ۔

سید محمد صابر شاہ: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جناب قلب حسن صاحب۔

* 90۔ سید قلب حسن: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(ا) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں خرد برد کے بارے میں انکوائری ہوئی ہے ;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ NATOVER لیزنگ کمپنی کو ایک کروڑ روپے کا قرضہ بھی دیا گیا ہے اور دوسرے اضلاع سے بھرتیاں بھی کی گئی ہیں ;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ کرک ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کو ماہانہ ایک لاکھ روپے تنخواہ دی جاتی ہے اور مشینری کی مرمت پر لاکھوں روپے خرچ کئے گئے ہیں ;

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے متعلقہ لوگوں کے خلاف جو اقدامات کئے ہیں، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے ؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی)}: (ا) اس سلسلے میں انکوائری کی جا رہی ہے۔

(ب) نہیں، NATOVER لیزنگ کمپنی کو ایک کروڑ کا قرضہ نہیں دیا گیا بلکہ برائے منافع کاری مجوزہ رقم کمپنی ہذا کے پاس جمع کرائی گئی۔ جہاں تک دوسرے اضلاع سے بھرتیوں کا تعلق ہے، اس سلسلے میں گزارش ہے کہ صرف ایک اہلکار مسمی فضل لطیف جس کا تعلق ضلع لکی مروت سے ہے، کو بطور نائب قاصد بھرتی کیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ کرک ہاؤسنگ سکیم کو تنخواہ دی جاتی تھی، اب کرک ہاؤسنگ سکیم کو کوہاٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کوہاٹ سے یکم مئی 2008 سے علیحدہ کر دیا گیا ہے اور پچھلے دو ماہ، یعنی 30 اپریل 2008 کے بعد سے کے ڈی اے تنخواہ نہیں دے رہا۔ یہ درست نہیں ہے کہ کرک میں مشینری کی مرمت پر لاکھوں روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ مجاز حاکم کی منظوری کے بعد متعلقہ افراد کے خلاف انکوائری کی جارہی ہے، جس کی رپورٹ آنے کے بعد مزید کاروائی کی جائے گی۔ جہاں تک نائب قاصد کی بھرتی کا تعلق ہے، اس کو پراجیکٹ ڈائریکٹر نے بھرتی کیا تھا۔

سید قلب حسن: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر، اس میں جو سپلیمنٹری ہے۔۔۔۔

Mr. Speaker: Any supplementary question?

سید قلب حسن: بالکل ہے، سر۔

جناب سپیکر: وہ سنادیں۔

سید قلب حسن: سر، کوہاٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے NATOVER جو ایک پرائیویٹ کمپنی ہے، کو پیسے دیئے تھے اور اس پہ میں نے انکوائری کیلئے اینٹی کرپشن میں درخواست دی تھی۔ تقریباً دو سال ہو گئے ہیں، ایک تو اس کا رزلٹ ابھی تک نہیں آیا، دوسرا کوئسچن یہ ہے کہ اگر آپ جز (ب) دیکھیں کہ اس میں ایک کلاس فور کی بھرتی لکی مروت سے انہوں نے کی ہے، اس کے بارے میں انہوں نے کیا کیا ہوا ہے؟ اور تیسرا سر، یہ پہلی دفعہ میرے خیال میں کسی ضلع میں نہیں ہوا ہوگا کہ ایک اتھارٹی کو تنخواہ دوسری اتھارٹی سے دی گئی ہو۔ کوہاٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی سے کرک ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کو تقریباً دو تین سال سے یہ تنخواہ دیتے تھے، اس کا کوئی قانونی جواز ہے کہ مجھے بتائیں؟

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، یہ مہربانی کریں گے آپ کہ چونکہ کوئسچنز آور صرف ایک گھنٹہ ہوتا ہے اور بہت سے معزز ممبران کے کوئسچنز Pending پڑتے جارہے ہیں تو Kindly اس کو جتنا مختصر کر سکتے ہیں تاکہ آپ کے دوسرے بھائیوں کی بھی حق تلفی نہ ہو، شکریہ۔ جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر صاحب، زۀ د دوئ شکر گزار یمه چه دوئ دا خبره اوکړله. زۀ دوئ ته دا عرض کوم چه دا هلته کوهاټ ډیویلپمنټ اتهارټی ډائریکټر صاحب وو، هغه یو کروړ روپئ یو لیزنګ کمپنئی ته ورکړے وے په Interest باندے. ښنګه چه تاسو ته علم دے چه دا زمونږ چه کوم اتهارټیز

دی، هغوی ټول خپلے پیسے ځان له پخپله پیدا کوی، وسائل پخپله دوئ Generate کوی نو په دے وجه باندے دوئ یو کروړ روپئ ورکړے وے دے Leasing company ته او هغوی نه بیس لاکھ روپئ Recover شوے دی او باقی اسی لاکھ روپئ هغے کمپنئی ته پاتے دی او تقریباً زما خیال دے چه هغه کمپنی اوسه پورے دیوالیه Declare کړے خو نه ده خو زما خیال دے چه او به ئے کړی۔ هغه چه کوم ډائریکټر صاحب وو، اینتی کرپشن کبنے د هغه خلاف کیس تلے دے جی او هغه اینتی کرپشن رپورټ چه راشی، د هغه خلاف به سخت نه سخت ایکشن حکومت اخلی او آن دی فلور آف دی هاؤس دا وایم چه هغوی نه به انشاء الله مونږه Recover کوؤ دا پیسے۔ ولے چه دا د حکومت پیسے دی، د عوامو پیسے دی، دا به خامخا Recover کوؤ۔ بل د کلاس فور خبره دوئ اوکړه نو یو کلاس فور دے عاجز، اوس دا سے خو ظلم پکار نه دے چه یو سړے تقریباً درے څلور کاله مخکبنے کلاس فور بهرتی شوے دے او هغه ته اوس زهٔ وایم چه دے د لکی مروت دے۔ که د هر ځائے چه دے خو انسان خو دے کنه نو په دے وجه باندے زهٔ ریکویسټ کوم چه خیر دے دا کلاس فور د وی۔ دریمه خبره دوئ دا اوکړه چه د کوهاټ ډیویلپمنټ اتهارټی نه دا پیسے کرک ډیویلپمنټ اتهارټی ته ولے ملاویدے؟ او دا جواب کبنے مونږ لیکلی دی چه دا دوه میاشتے اوشوے چه *اس کو یکم مئی 2008 سے علیحدہ کر دیا گیا ہے* او مخکبنے کوهاټ ډیویلپمنټ اتهارټی او کے ډی اے (کرک)، دا د یو اتهارټی په طور به دوئ زما خیال دے استعمالول چه دا ئے جواب کبنے لیکلی دی چه مونږ دا اوس *یکم مئی 2008 سے علیحدہ کر دیا ہے*، نو دا اوس زمونږ حکومت چه راغلو، مخکبنے به کیدو، انشاء الله زمونږ راتلو سره هغه مونږ بیل کړل، اوس کوهاټ ډیویلپمنټ اتهارټی تنخواه پخپله اخلی او کرک ډیویلپمنټ اتهارټی والا خپله تنخواه پخپله اخلی۔ کوهاټ ډیویلپمنټ اتهارټی نه به دا پیسے اوس نه ورکړلے کیږی۔

جناب سپیکر: جی عتیق الرحمن صاحب۔

* 130۔ *جناب عتیق الرحمان:* کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں کیمونٹی انفراسٹرکچر پراجیکٹ (سی آئی پی) نے کروڑوں روپے تحصیل ناظمین کو مہیا کئے ہیں;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ سی آئی پی کی سکیموں کیلئے تعمیر سرحد پروگرام سے ایم پی ایز کے حصے کی رقم میں نے فراہم کی تھی;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل ناظمین کی غیر تسلی بخش کارکردگی کی وجہ سے سی آئی پی کے تحت جاری سکیمیں بند کی گئی تھیں جبکہ بعد میں محکمہ اور ڈی سی او کی ملی بھگت سے مذکورہ سکیمیں دوبارہ شروع کی گئیں;

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ہر ایک سیٹیزن کیمونٹی بورڈ (سی سی بی) کیلئے مختص فنڈ اور کام کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائیں؟

جناب بشیر احمد بلور: {سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی)}: (ا) جی ہاں، کیمونٹی انفراسٹرکچر پراجیکٹ (سی آئی پی) نے تحصیل ہنگو کو تحصیل کونسل ہنگو کے ذریعے 38.900 ملین روپے ترقیاتی کاموں کیلئے منظور کئے ہیں۔

(ب) جی ہاں، ٹی ایم اے ہنگو میں جو سی سی بیز (سی آئی پی II) کیلئے منظور ہوئے ہیں، وہ سارے ڈسٹرکٹ ناظم ہنگو غنی الرحمن اور معزز رکن عتیق الرحمن کی سفارش پر تحصیل کونسل ہنگو نے منظور کئے ہیں جس کیلئے معزز رکن نے تعمیر سرحد پروگرام سے مبلغ بیس لاکھ روپے بحوالہ چیک نمبر 669126 مورخہ 17 مئی 2006 اور مبلغ چار لاکھ روپے بحوالہ چٹھی نمبر 2162 مورخہ 05 اپریل 2007 ٹی ایم اے کی دس فیصد شیئر کیلئے جمع کئے ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ ناظم ہنگو، غنی الرحمن اور تحصیل کونسل ہنگو کے درمیان اختلافات پیدا ہوئے جس کی وجہ سے ڈسٹرکٹ ناظم ہنگو نے سی آئی پی II کی جاری سکیموں پر اعتراضات کئے اور بحیثیت ڈسٹرکٹ ناظم ان جاری سکیموں پر کام بند کیا۔ ڈسٹرکٹ ناظم ہنگو کی شکایت پر سیکرٹری ایل سی بی اور ڈائریکٹر جنرل سی آئی پی کے علیحدہ علیحدہ انکوائری کے بعد جب کام تسلی بخش قرار دیا گیا تو ڈی سی او ہنگو نے سی ائی پی II کے جاری سکیموں پر دوبارہ کام شروع کیا۔

(د) تحصیل ہنگو میں کیمونٹی انفراسٹرکچر پراجیکٹ (سی آئی پی) نے جن سی سی بیز میں ترقیاتی کام شروع کئے ہیں، ان کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جناب عتیق الرحمان: ضمنی سوال ہے۔ یہاں پہ ان لوگوں نے (الف) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ اڑتیس ملین روپے ترقیاتی کاموں کیلئے منظور کئے گئے ہیں، او جناب سپیکر صاحب، چه دا کوم لسټ ئے رالیږلے دے، دا د بیالیس ملین روپو دے نو دا دومره بنه خلق شو چه دوئ ته گورنمنټ اړتیس ملین ورکوی او دوئ کار د بیالیس ملین کوی خو د دے مطلب دا دے چه دیکښے ټولے گھپلے شوے دی او هسے یو ډرامه غوندے ئے جوړه کړے وی۔

جناب سپیکر: جناب منسٹر لوکل گورنمنٹ پلیز۔

سینئیر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): سپیکر صاحب، دوئ چه کومه خبره اوکړه او دا ما سره چه کوم ډیټیل دے، هغه دا دے چه اړتیس ملین، اړتیس اعشاریه نو ملین چه دی، دا منظور شوے وے او دا د دوئ والد صاحب، زمونږ ورور غنی الرحمان خان هغه وخت کښے ناظم وو او د هغوی د پیسو چیکونه هم، د دوئ هغه 20% ورکولے کیږی سی آئی پی فنډز ته، دوئ هم چیکونه ورکړی دی خو هغے نه پس دوئ دا کار بند کړے وو چه یره دا کار صحیح نه دے، دا غلط شوے دے او دیکښے دا Embezzlement شوے دے۔ د هغے پس ډائریکټر جنرل سی آئی پی تلے دے، هغه انکوئری کړے ده او بیا د انکوئری نه پس هغوی دا اووئیل چه دا کارونه ټھیک دی۔ چه کوم ځائے کمے وو، هغوی باندے ئے ټھیک کړی دی۔ هغے نه پس بیا دا کارونه روان شوی دی او دا دوئ چه کومه د پیسو خبره اوکړه، دا ریښتیا وائی چه دا څنگه کیدے شی چه سینکشن د اړتیس کروړ، اړتیس ملین دے او ترالیس ملین څنگه خرچ کیدے شی؟ د دے به پته اوکړو نو بیا به تاسو سره خبره اوکړو۔

جناب سپیکر: جی سید قلب حسن صاحب۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: سید قلب حسن صاحب۔ کوئسچنز آور کے بعد سب کچھ چلے گا، ابھی بیٹھ جائیں سب۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، یو ضمنی سوال دے جی، یو وړه غوندے خبره ده۔

جناب سپیکر: اوس مے فلور هغه ته ورکړے دے۔ 'کوئسچنز آور' ډیر لږ پاتے دے او ډیر کوئسچنز پاتے دی نو مخکښے به د وئیلی وو جی۔ چه منسټر جواب ورکړی، هغے نه پس بیا نه دے پکار۔ جی قلب حسن صاحب۔

* 141۔ سید قلب حسن: کیاوزیر بلدیات ودیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد میں کمیونٹی انفراسٹرکچر پراجیکٹ (سی آئی پی) کے تحت دیہی علاقوں میں ترقیاتی کام ہورہے ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ بعض سیٹیزن کمیونٹی بورڈ (سی سی بی) میں چالیس لاکھ روپے سے زیادہ کے کام کئے گئے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ جن سیٹیزن کمیونٹی بورڈز (سی سی بی) نے پانچ فیصد کمیشن ادا کیا ہے، ان کا فنڈ بڑھادیا گیا ہے اور جن سی سی بیز نے پانچ فیصد کمیشن ادا نہیں کیا ان کا کام رکا ہوا ہے؛

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ چار سالوں میں کمیونٹی انفراسٹرکچر پراجیکٹ (سی آئی پی) نے ضلع کوہاٹ میں جن سیٹیزن کمیونٹی بورڈز (سی سی بی) کے ذریعے کام کئے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور: {سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی)}: (ا) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، جن سی سی بیز میں گھرانوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہیں، وہاں ترقیاتی کام بھی زیادہ درکار ہوتے ہیں تو وہاں پر سی سی بی تحصیل کونسل میں پی سی ون کو Revise کرنے کیلئے قرارداد جمع کرتی ہے۔ تحصیل کونسل کی سفارش پر اس سی سی بی کے پی سی ون کو Revise کرکے فنڈ بڑھادیا جاتا ہے۔

(ج) پانچ فیصد کمیشن کی ادائیگی کی بات درست نہیں۔ جہاں تک فنڈ بڑھانے کا تعلق ہے، اس سلسلے میں گزارش ہے کہ جن سی سی بیز نے تحصیل کونسل کوہاٹ میں پی سی ون کو Revise کرنے کیلئے قرارداد جمع کی ہے اور کونسل نے اس کو Recommend کیا ہے، ان کا فنڈ بڑھایا گیا ہے۔ ضلع کوہاٹ میں تین سی سی بیز نے پی سی ون کو Revise کرنے کیلئے قرارداد جمع کی ہے اور کونسل کی سفارش پر اس کا فنڈ بڑھایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور سی سی بی نے فنڈ بڑھانے کیلئے قرارداد جمع نہیں کی اور کونسل نے Recommend نہیں کیا، اسلئے فنڈ بھی نہیں بڑھایا گیا۔

(د) ضلع کوہاٹ میں کمیونٹی انفرا سٹرکچر پراجیکٹ (سی آئی پی) نے جن سی سی بیز میں ترقیاتی کام شروع کئے ہیں،ان کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر، ہمارے کوئسچن کا جو مقصد ہوتا ہے، یہ جو کوئسچن ہم کرتے ہیں، یہ کوئی ہوائی کوئسچن ہم نہیں کرتے۔ میں نے-----

جناب سپیکر: دوسرا ضمنی کوئسچن ہے اس میں؟

سید قلب حسن: سر، اس میں میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے-----

جناب سپیکر: جی بتادیں۔

سید قلب حسن: سر، میں نے اس میں کوئسچن کیا ہے کہ اس میں ڈائریکٹر صاحب اور وہاں ڈیپارٹمنٹ کے جو لوگ تھے، وہ پانچ پرسنٹ کیش کمیشن مانگتے تھے، میں نے سی سی بی میں ان کو کمیشن نہیں دیا جو میرے واقف کار تھے، ان کی سی سی بی وہاں پر رک گئی ہے اور جنہوں نے کمیشن دیا ہے، ان کی سی سی بی ہو گئی ہے۔ اب یہ کہتے ہیں کہ جی ہم نے کمیشن نہیں مانگا ہے تو اس کا پھر کیا جواب ہو سکتا ہے؟

Mr. Speaker: Any other supplementary question…..

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اسی پر ہے؟

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بس بیٹھ جائیں جی پھر۔ جی بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): سپیکر صاحب، ما ته چه کوم جواب راغلے دے ، هغه دا وائی چه----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ابھی میں نے ان کو فلور دے دیا۔ پہلے میں نے پوچھا بھی آپ لوگوں سے-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Concerned, جو بزنس ہو رہی ہے، اسی سے Related آپ کوئسچن پوچھیں گے۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): همیشه جی، سی سی بی دا سے ده چه لوکل کونسل، د دوئ تحصیل کونسل هغه Approve کوی، هغه خپل 10% ورکوی نو د هغے نه پس هغه سی سی بی کار کوی۔ د دوئ دا چه کوم درے سی سی بیز ته چه

Extension ملاؤ شوے دے ، هغه کونسل پاس کړے دے ، لیږلے دے نو هغے ته Extension ملاؤ شوے دے۔ دوئ ته پکار دا وو چه د هغه کونسل نه به ئے پاس کړے وو چه د دوئ سی سی بی نه دے شوے ، هغه دا چه کوم ما ته لیکلی راغلی دی ، هغے کښے دا لیکی چه "سی سی بی کی سفارش پر فنڈ بڑھایا گیا ہے،اس کے علاوہ کسی اور سی سی بی نے فنڈ بڑھانے کی قرارداد جمع ہی نہیں کرائی" نو په دے وجه باندے دا به پاتے شوے وی او که دوئ جمع کړے وی او هغوی پاس کړے نه وی، د هغے به بیا مونږه تپوس او کړو چه ولے تاسو نه دے کړے ؟

جناب سپیکر: څه شوی دی؟ قلب حسن صاحب، تاسو جمع کړے وو دغه؟

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب، دا یو هوائی کهانی هلته کښے جوړوی هغه خلق، هغه ډیپارټمنټ والا۔ ما چه کومه خبره اوکړه، دیکښے زۀ غلط بیانی نه کومه۔ صرف دا کوئسچن ما د دے د پاره کړے دے چه د منسټر صاحب په نوټس کښے وی ولے چه اوس به بیا دغه پراسس کیږی چه د داسے خلقو لاره هغوی بند کړی۔ بس صرف دا مقصد مے وو نور خو کوم شے هغوی-----

Mr. Speaker: Thank you, thank you. Ji, Muhammad Anwar Khan, please Question No.?

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، کوئسچن نمبر 222۔

جناب سپیکر: ہاں جی؟

Mr. Muhammad Anwar Khan Adovcate: 222.

Mr. Speaker: Question No. 222.

* 222 ۔جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) گورنمنٹ ڈگری کالج دیر بالا میں کلاس وائز اور سبجیکٹ وائز طلباء کی تعداد کتنی ہے؛

(ب) مذکورہ کالج میں موجودہ اساتذہ کی تعداد کتنی ہے، نیز منظور شدہ پوسٹوں کی تعداد کتنی ہے؛

(ج مذکورہ کالج میں کتنی پوسٹیں خالی ہیں؛

(د) آیا یہ درست ہے کہ ڈگری کالج دیر بالا میں اساتذہ نہ ہونے کی وجہ سے طلباء کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے؛

(ہ) اگر (د) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک ڈگری کالج دیر بالا میں سٹاف پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (ا) گورنمنٹ ڈگری کالج دیر بالا میں کلاس وائز اور سبجیکٹ وائز طلباء کی تعداد درجہ ذیل ہے:

کلاس	پری میڈیکل	پری انجینیئرنگ	کمپیوٹر سائنس	آرٹس	سائنس	میزان
سال اول	89	65	46	148	---	348
سال دوم	68	44	35	146	---	293
سال سوم	---	---	17	120	35	172
سال چہارم	---	---	14	50	24	88

(ب) مذکورہ کالج میں منظور شدہ پوسٹوں کی کل تعداد ستائیس ہے جبکہ اٹھارہ اساتذہ کام کر رہے ہیں۔

(ج) مذکورہ کالج میں خالی پوسٹوں کی کل تعداد نو ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	خالی اسامی	بنیادی شرح تنخواہ	تعداد
1	ایسوسی ایٹ پروفیسر	19	چار
2	اسسٹنٹ پروفیسر	18	تین
3	لیکچرر	17	دو
	ٹوٹل		نو

(د) مذکورہ کالج میں اس وقت بیشتر پوسٹوں پر اساتذہ کام کر رہے ہیں، تاہم طلباء کی تعلیمی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے ناظم اعلیٰ تعلیم کے حکم پر کالج کے پرائیویٹ فنڈز سے مضامین میں اساتذہ بھرتی کر لئے گئے ہیں، جن کے نام درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام	مضمون
1	گل احمد	تاریخ
2	ساجد غنی	اردو
3	اسداللہ	قانون

(ہ) پرنسپل کی خالی آسامی (بی۔پی۔ایس 19) پر تعیناتی کی تجویز صوبائی حکومت کے زیر غور ہے جبکہ (بی۔پی۔ایس 18) کی خالی آسامیاں عنقریب پروموشن کے ذریعے پر کر دی جائیں گی۔ اسی طرح (بی۔پی۔ایس 17) کی خالی آسامیاں پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد کے منتخب امیدواروں یا کنٹریکٹ لیکچرارز کے ذریعے پر کی جارہی ہیں۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی کوسچن ہے؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: یو ضمنی پکښے شته دے ، سر۔

جناب سپیکر: جی پلیز۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: سر، زمونږ دیر اپر چه کوم دے ، دا واحد ضلع ده چه په دیکښے یو ډگری کالج دے او هغے کښے سټاف تر اوسه پورے نشته دے جی۔ ما خو پرے چه کوم کوئسچن کړے وو، دوئ خو د هلاکانو تفصیل ما له پوره راکړے دے لیکن په هغے کښے ټوټل کوم خالی پوسټونه چه دی جی، ټوټل ستائیس دی او دوئ پکښے لیکلی دی چه اتهاره کسان هلته کار کوی، بیا ئے لیکلی دی چه دیکښے مونږه جی په کنټریکټ باندے کسان اغستی دی او په هغے کښے-----

جناب سپیکر: انور خان پلیز، یو سیکنډ کښینئی تا سو۔ مسرت شفیع بی بی، مسرت شفیع بی بی، کوئسچن نمبر؟

Ms. Musarrat Shafi Advocate: Question No 158.
Mr. Speaker: 158, Ji.

* 158 ۔ محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: کیا وزیر بلدیات ودیہی ترقی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں تمام ٹیوب ویلز تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن اور کوہاٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے زیر نگرانی کام کر رہے ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ فنڈز، وسائل اور سٹاف کی موجودگی کے باوجود متعلقہ محکمہ اپنا کام بخوبی سرانجام نہیں دے رہا ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے اکثر ملازمین اپنے اور دوسرے محکموں کے سربراہان کے گھروں میں ذاتی ملازمین کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں؛

(د) آیا یہ درست ہے کہ صفائی کے عملے کو تنخواہ بروقت ادا نہیں کی جاتی؛

(ہ) آیا یہ بھی درست ہے کہ کوہاٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں پراجیکٹ ڈائریکٹر کی آسامی کئی سالوں سے خالی پڑی ہے؛

(و) آیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے تین مہینوں سے کوہاٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے مکینوں کو پینے کے پانی کی فراہمی کا مسئلہ درپیش ہے؛

(ز) اگر (ا) تا (و) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت کوہاٹ میں پینے کے پانی کا مسئلہ حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی)}: (ا) جی نہیں، کوہاٹ اربن ایریا کے ٹیوب ویلز اور کوتل ٹاؤن کے اندر کے ٹیوب ویلز بالترتیب تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن و کوہاٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے زیر نگرانی کام کرتے ہیں جبکہ دیگر علاقوں کے ٹیوب ویلز ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ (پی ایچ ای) کے زیر نگرانی کام کر رہے ہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جی نہیں۔

(د) جی نہیں۔

(ہ) پراجیکٹ ڈائریکٹر کی آسامی پر مختلف افراد عارضی طور پر کام کرتے رہے ہیں، مگر اب ڈائریکٹر بھجوا دیا گیا ہے۔

(و) جی نہیں، کے ڈی اے میں پانی کا بہترین نظام موجود ہے اور چھ لاکھ گیلن پانی روزانہ سٹور کیا جاتا ہے، تاہم بجلی کے موجودہ مسئلہ، لوڈ شیڈنگ، کم وولٹیج اور شیخ محمدی میں بجلی کے ٹاور دو دفعہ گرنے کی وجہ سے پانی کی فراہمی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ وقت میں کے ڈی اے اپنے مکینوں کو ڈیزائن سے زیادہ پانی مہیا کر رہا ہے لیکن بد قسمتی سے اکثر لوگ پانی کو بے دریغ ضائع کرتے ہیں، تقریباً 90% لوگوں نے ڈائریکٹ لائن پر ڈنکی پمپس لگائے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے پریشر کم ہو جاتا ہے اور اونچائی پر واقع گھروں کو پانی کی فراہمی میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اس سلسلے میں کے ڈی اے کے رہائشیوں کی یونین

کے۔ڈبلیو۔سی سے رابطہ کر کے غیر قانونی پمپس کو ہٹانے کے احکامات دیئے گئے اور مقامی پولیس کی خدمات حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔

(ز) جیسا کہ مندرجہ بالا (الف) تا (و) کے جوابات سے ظاہر ہے کہ وہ معزز رکن اسمبلی کے سوالات کے برعکس ہیں، تاہم ضلع کوہاٹ میں اگر پانی کی فراہمی کا کوئی مسئلہ ہو تو حکومت ضلعی حکومت کے مشورے کیساتھ اس کے حل کرنے میں ہر ممکنہ امداد کریگی۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: دیکښے جی ما والا چه کوم کوئسچن وو۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی کوئسچن ہے اس میں؟

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: او جی شته دے۔

جناب سپیکر: هغه اووایئی جی۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: دیکښے جی د جز (ب) او (ج) کوم جواب دے، د دے سره زۀ متفق نه یم۔ د دے سوال دا دے چه وسائل او سټاف موجود دے خو د هغے باوجود هغه صحیح طریقے سره خپل کار نه کوی لګیا دے۔ د ټی ایم اے دا شے شته خو کوم ټائم ما دا سوال اوچت کړے وو، هغه ټائم دا مسئله ډیره ګهمبیره وه، اوس څه حده پورے حل شوے ده۔ دریمه چه کومه خبره وه جز (د) کښے چه کوم راځی، د هغے متعلق به زۀ خبره کول غواړم۔ زمونږ د ټی ایم اے کلاس فور والا تنخواه ګانو ډیره سخته مسئله ده، درے درے څلور څلور میاشتے نه هغوی ته تنخواه نه ملاویږی او هغه هغه طبقه ده چه تین چار هزار نه ئے زیاته تنخواه وی نه او هغوی سره چه دا زیاتے اوشی نو دا ډیر زیاتے دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی Any ضمنی کوئسچن اس پر، Any ضمنی Question on this topic؟ جی بشیر بلور صاحب جواب دے دیں۔

سینئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر صاحب، دا کومه خبره چه دوئ کړے ده او کوم د اوبو سټاسو پرابلم زیات دے چه کے ډی اے کښے اوبه پوره نه راځی۔ اصل کښے دا ټاؤن چه دی، د هغے ذمے داری د ټاؤن والا وی او چه دا کوم باهر رورل علاقه ده، د هغے د ټیوب ویلونو ذمه داری د پی ایچ ای سره وی او دا کے ډی اے چه دلته اوبه، بد قسمتی دا ده چه لږ ډیر Hight کښے کورونه

جوړ دی نو هغوی ډنکی پمپونه لګولے دی نو هغوی لفټ کوی اوبه او هلته د اوبو کمے نشته خو بیا هم چه دوئ وائی نو هلته به ئے پخپله چیک کړو او چه چرته کمے وی، انشاء الله هغه به پوره کړو جی۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ تاج محمد خان ترند صاحب، کوئسچن نمبر پلیز، کوئسچن نمبر بتادیں۔

Mr. Taj Muhammad Khan Tarand: 161.

Mr. Speaker: 161.

* 161۔ جناب تاج محمد خان ترند: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن (ٹی ایم اے) کیلئے بجٹ، ترقیاتی پروگرام اور سی سی بی سکیموں کیلئے تحصیل کونسل سے منظوری لینی پڑتی ہے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سال 2005-2006 تا 2008-2009 تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن بٹگرام کے ترقیاتی پروگرام اور سی۔ سی۔ بی سکیموں کیلئے بجٹ کتنا اور کب منظور ہوا ہے:

(ii) مذکورہ بجٹ، ترقیاتی پروگرام اور سی سی بی کی مکمل تفصیل یونین کونسل وائز فراہم کی جائے، نیز اجلاسوں کی تاریخ بھی بتائی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور: {سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی)}: (ا) جی ہاں۔

(ب) (1) سال 2005-06 کا کل ترقیاتی بجٹ پینتیس لاکھ روپے ہے، اے۔ ڈی۔ پی (جنرل) پچھتر فیصد یعنی چھبیس لاکھ، پچیس ہزار روپے اور سی سی بی سکیم پچیس فیصد، آٹھ لاکھ پچھتر ہزار روپے۔

(2) سال 2006-07 کا کل ترقیاتی بجٹ / فنڈ پینتیس لاکھ روپے ہے، اے۔ ڈی۔ پی (جنرل) پچھتر فیصد یعنی چھبیس لاکھ، پچیس ہزار روپے اور سی سی بی سکیم پچیس فیصد، آٹھ لاکھ پچھتر ہزار روپے۔

(3) سال 2007-08 کا کل ترقیاتی بجٹ / فنڈ اکتالیس لاکھ، چالیس ہزار روپے ہے، اے۔ ڈی۔ پی (جنرل) پچھتر فیصد یعنی اکتیس لاکھ، پانچ ہزار روپے اور سی سی بی پچیس فیصد دس لاکھ، پینتیس ہزار روپے۔

(4) سال 2008-09 کا کل ترقیاتی بجٹ باون لاکھ، پچاس ہزار روپے ہے، اے ڈی پی (جنرل) پچھتر فیصد یعنی مبلغ انتالیس لاکھ، سینتیس ہزار پانچ سو روپے اور سی سی بی فنڈ/بجٹ پچیس فیصد، تیرہ لاکھ، بارہ ہزار، پانچ سو روپے۔

نوٹ: (i) سال 2005-06، 2006-07 کی اے ڈی پی حکومت نے بذریعہ چھٹی نمبر /AO/LCB/8 (89)/06 مورخہ 29-09-2006 کو منظور کی۔

(ii) کونسل نے بجٹ سال 2008-09 مورخہ 20/09/2008 کے اجلاس میں پاس کر دیا ہے مگر ترقیاتی اخراجات (اے ڈی پی و سی سی بی سکیم) کیلئے Lump sum provision منظوری ہوئی ہے، مزید یہ کہ بجٹ برائے سال 2007-08 کی منظوری بھی متذکرہ اجلاس میں دے دی ہے۔

(ii) جہاں تک مجوزہ تفصیلات برائے ترقیاتی پروگرام و سی سی بی کی یونین کونسل وائز تفصیل کا تعلق ہے تو وہ ذیل ہے:

Detail of Schemes of TMA Battagram for the year 2005-06

S. No.	NAME OF SCHEME	UNION COUNCIL	ESTIMATED COST	REMARKS
1	Construction of Road Kass Kohani	Battagram	200000/-	
2	Digging of Well/Hand Pump	T/Battagram	400000/-	
3	WSS Khushal Abad	Battagram	200000/-	
4	WSS Bato Abadi Ajmera	Ajmera	100000/-	
5	WSS Majid Abad Nelishang	Rajdari	80000/-	
6	Construction of Water Tank Village Battagram	Battagram	120000/-	
7	Construction of Kacha Way Bobian Kar Khard Landai	Shamlai	100000/-	
8	WSS Hill Manai Sarfaraz Abad	Shamlai	50000/-	
9	Construction of Latrine Manay Abdul Qadeer	Shamlai	100000/-	
10	PCC Road Battagram Banda	Battagram	200000/-	
11	Construction of Group Latrine Village Battagram	Battagram	150000/-	
12	Construction of Way from Road to Village Dagai.	Rajdari	100000/-	
13	WSS Sarbanda Mintho	Rajdari	100000/-	
14	WSS Sango	Rajdari	100000/-	
15	Construction of Way/sanitation Dabba.	Ajmera	155000/-	
16	Construction of latrine Ajmera	Ajmera	120000/-	
17	PCVT of Streets Shalkhay	Banian	150000/-	
18	Construction of Bridge Matra Jabar Banian	Banian	200000/-	
		TOTAL Rs.	26,25,000/-	

Detail of Schemes of TMA Battagram for the year 2006-07

S.No.	NAME OF SCHEMES	UNION	ESTIMATED	REMARKS

		COUNCIL	COST	
1	DWSS Mohallah Nawabzada Ayaz Khan	Shamli	100000/-	
2	DWSS Chota to Katha Waris Khan	Shamli	50000/-	
3	Constt: of Hand Pump/Well UC BAttagram	Battagram	350000/-	
4	Constt: of Road from Underwali to Gichkot	Rajdhri	200000/-	
5	Costt: of Hand Pump/Well UC Ajmera	Ajmera	300000/-	
6	Costt: of Hand Pump/Well UC Banian	Banian	250000/-	
7	Constt: of Hand Pump/Well UC Thakot	Thakot	300000/-	
8	Costt: of Hand Pump/Well UC Pamal Shrif.	Pamal Sharif	300000/-	
9	Costt: of Hand Pump/well Tehsil Batttagram	T/Battagram	450000/-	
10	DWSS Kuchal Abad	Battagram	350000/-	
TOTAL--			26,50000/-	

نوٹ: (I) 2005-06 کی تفصیل صرف یونین کونسل کے بارے میں ہے جبکہ سی سی بی کی کوئی سکیم منظور نہیں ہوئی۔

(II) اسی طرح 2006-07 کی تفصیل میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن بٹگرام کے بجٹ واے ڈی پی برائے سال 2005-06 و 2006-07 کی منظوری صوبائی حکومت نے دی کیونکہ مذکورہ بجٹ ٹی ایم اے کونسل سے بوجہ عدم دلچسپی ممبران کونسل منظور نہ ہوسکے۔

(III) بجٹ برائے سال 2007-08 کی منظوری نہ ہونے کی وجہ سے کوئی بھی اے ڈی پی سکیم برائے تحصیل و سی سی بی منظور نہ ہوسکی، بعدازاں بجٹ کی منظوری مورخہ 20/09/2008 میں دی گئی۔

(IV) البتہ برائے سال 2008-09 بجٹ واے ڈی پی برائے ٹی ایم اے و سی سی بی کی منظوری کونسل نے مورخہ 20/09/2008 کودے دی ہے۔

<u>جناب تاج محمد خان ترند:</u> سر، دوئ چه کوم جواب ما له را کړے دے-----

<u>جناب سپیکر:</u> کوئی اور ضمنی کوئسچن ہے اس میں؟

<u>جناب تاج محمد خان ترند:</u> او جی شته دے پکښے۔ سر، دوئ په جواب کښے دا لیکلی دی چه سن 2005-06 او 2006-07 کښے چه کوم ټی ایم اے بټګرام د پاره بجټ وو او اے ډی پی وه، هغه د تحصیل کونسل په ځائے باندے صوبائی حکومت پاس کړے ده۔ سر، پراپر فورم چه کوم دے د ټی ایم اے بجټ د پاره او اے ډی پی

د پاره، هغه تحصیل کونسل دے۔ سر، دیکښے بیا دوئ چه کوم ایلوکیشن کړے دے یونین کونسل وائز اے ډی پی، نو زمونږ په بټګرام کښے دولس یونین کونسلز دی او دوئ اے ډی پی سکیمونه چه کوم دی، هغه ئے صرف په شپږو یونین کونسلو کښے تقسیم کړی دی۔ دیکښے چه کوم یونین کونسلے پاتے شوے دی، هغوی بیا لاړل هائیکورټ ته۔ هائیکورټ هم دا فیصله ورکړه چه کوم یونین کونسلے پاتے شوے دی، هغوی له د برابر حساب باندے حصه اوشی خو هغے باندے څه عملدرآمد نه دے شوے۔

جناب سپیکر: جی اس پر اور کوئی ضمنی کوئسچن ہے۔ جی بشیر بلور صاحب، جواب دے دیں۔

سینئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): جناب سپیکر صاحب، د دوئ په خبره باندے زهٔ پوهه شوے نه یم که مهربانی اوکړی، که لږ دا Repeat کړیI am sorry۔ تاسو دا آواز لږ داسے کوئ چه دا لږ نیزدے شئی چه آواز صحیح راشی جی۔

جناب سپیکر: جی ترند صاحب، دوبارہ، Repeatکریں۔ ضمنی کوئسچن repeat کریں۔

جناب تاج محمد خان ترند: دوئ جی جواب راکړے دے چه د 2005-06 او 2006-07 چه کوم د تی ایم اے بټګرام بجټ وو او بیا اے ډی پی وه، هغه د تحصیل کونسل په ځائے باندے صوبائی حکومت پاس کړے ده نو صوبائی حکومت دیکښے دا کړی دی چه زمونږه هلته کښے دولس یونین کونسلز دی، په دولس یونین کونسلو کښے هغوی صرف شپږ یونین کونسلو ته اے ډی پی سکیمونه ورکړی دی او شپږ یونین کونسلز چه کوم دی، هغه ئے پریښی دی نو پکار خو دا وه چه دا تی ایم اے په خپل کونسل کښے دا بجټ پاس کړے وے او-----

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، اب بات سمجھ آ گئی؟

سینئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): جناب سپیکر صاحب، دوئ چه کومه خبره کوی، پکار دا وو چه یونین کونسل دا بجټ پخپله پاس کړے وے خو دیکښے د 2001 کوم مونږ د پاره خدائے دا یو آفت راوستے دے-----

جناب سپیکر: آپ سارے منسٹرز صاحبان اور سب خاموشی سے بیٹھ جائیں، بہت اہم کوئسچنز ہو رہے ہیں۔ بیٹھ جائیں، سب بیٹھ جائیں جی۔ لیڈر آف دی ہاؤس! کسی کا بھی سائن نہ کریں ادھر۔ اس کے بعد ٹی بریک میں آپ سب ایک گھنٹہ بیٹھیں گے جی۔ جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر(بلدیات ودیہی ترقی): سپیکر صاحب، دوئ چه کومه خبره اوکړله جی، دا قانون د 2001 چه کوم مونږ باندے نازل شوے وو نو هغے کښے دا قانون دے چه یو یونین کونسل پخپله بجټ نه پاس کوی نو صوبائی حکومت به په مجبورئ امر باندے هغه بجټ پاس کوی۔ دا د دوئ د خپل یونین کونسل کمزوری وه چه هغوی د دے خپل تحصیل کونسل چه هغه خپل بجټ نه پاس کوی، هغوی خپل اجلاس نه راغواړی نو هغے کښے مونږ سره اختیار نه دے چه مونږ د هغوی خلاف په دے وجه ایکشن واخلو چه هغوی ولے بجټ کښے دا شے پاس کړے نه دے نو د حکومت، د صوبائی حکومت اختیار دے چه هغه به بجټ پاس کوی او دوئ چه دا کومه خبره کوی چه دا شپږ یونین کونسلے هغه کړی دی، شپږو پاس کړے دے نو هغه اوس خو حکومت کړے دے نو انشاء الله په Future کښے به داسے نه کیږی۔ ستاسو سره به پوره انصاف کیږی او هر یو یونین کونسل ته به ملاویږی۔

Mr. Speaker: Ms Musarrat Shafi Advocate, please. Shafi Advocate please. Question No. 199, please.

* 199 - محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: کیاوزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیایہ درست ہے کہ 25 جون 2008 کواکاؤنٹس برانچ کے اعتراض پر تحصیل کونسل ضلع کوہاٹ میں متعین اٹھتر اہلکاروں کو برطرف کیاگیا تھا؛

(ب) آیایہ درست ہے کہ ان ملازمین کی بھرتی غیر قانونی تھی اور صوبائی حکومت نے ان کی منظوری نہیں دی تھی؛

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ یکم جولائی 2008 کو تحصیل ناظم نے ایک قرارداد تحصیل کونسل میں منظور کرکے ان ملازمین کودوبارہ بحال کیا؛

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں توآیاحکومت مذکورہ واقعہ کی انکوائری کرنے اور واقعہ میں ملوث افراد کے خلاف قانونی کاروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے ؟

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر بلدیات ودیہی ترقی): (ا) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، مذکورہ ملازمین جنوری 2005 سے عوام کو میونسپل سروسز کی بہتر فراہمی کیلئے بھرتی کئے گئے تھے۔ قانون کی روسے ان ملازمین کی عارضی تقرری کیلئے تحصیل کونسل کی منظوری درکار تھی جس کیلئے

ان ملازمین کو نوکری سے برطرف کر دیا گیا اور اس ضمن میں باقاعدہ ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں ٹی ایم اے کوہاٹ کے ذمہ داران آفسران و ممبران تحصیل کونسل چھان بین کیلئے مقرر کئے گئے۔

(ج) کمیٹی کی سفارشات اور تحصیل کونسل کی قرارداد نمبر 1، مورخہ 28 جولائی 2008 کی روشنی میں اڑسٹھ ملازمین کو چھ ماہ کیلئے فکسڈ تنخواہ کی بنیاد پر تعینات کیا گیا۔

(د) یہ معاملہ لوکل گورنمنٹ کمیشن کو تحقیقات کیلئے دے دیا گیا ہے کہ وہ انکوائری کر کے رپورٹ پیش کرے۔

<u>جناب سپیکر:</u> کوئی اور ضمنی کوسچن ہے اس میں؟

<u>محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ:</u> د یکښے زما یو ضمنی کوئسچن دے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> بتائیں جی۔

<u>محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ:</u> میں نے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ کیا ان ملازمین کی بھرتیاں غیر قانونی تھیں؟۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان کا مائیک آن کریں جی، بی بی کا مائیک آن کریں جی۔

<u>محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ:</u> جی د دوئ جواب 'Yes' کښے راغلے دے چہ او غیر قانونی بھرتیانے شوے دی۔ د دے متعلق د مونږ مطمئن کړی جی لږ غوندے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بشیر بلور صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی):</u> جناب سپیکر صاحب، ستاسو او د هاؤس په نالج کښے دا خبره راولم چه د تنخواه ګانو پیسے ورسره نه وے او بیا هم اتهتر کسان دوئ بهرتی کړی وو نو هغے کښے مونږ تپوس اوکړو او هغه بیا اتهتر واړه ئے ډسمس کړل او هغے نه پس بیا دوباره تقریباً اړسټه کسان ئے بیا واغستل نو دا مونږ تپوس اوکړو۔ د دے انکوئری مونږه لیږلے ده۔ الیکشن کمشن چه کوم دے، د آرډیننس لاندے هغه انکوئری کوی، هغه انکوائری کوی لګیا دے۔ انشاء الله د هغے څه رزلټ به اوځی نو بیا اسمبلئ ته به هم راشی او خلقو ته به هم پته اولګی۔

<u>محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر، زما یو بل ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: نه بس، اوس تیر شو د رنه ضمنی کوئسچن۔ مخکبنے چه منسٹر جواب نه وی ورکړے، هغے نه مخکبنے به پا سئی۔ جی محمد انور خان صاحب ابھی اٹھیں جی، کوئسچن نمبر؟

Mr. Muhammad Anwar Khan Adovcate: Thank you, Mr. Speaker. Question No. 222.

جناب سپیکر: No, no, no, 227. پہلے 227 ذرا بتا دیں۔ یہ ڈیپارٹمنٹ ذرا سیریل وائز صحیح Tagging کرلے، یہ غلط Tagging کی ہے۔

* 227 ۔ جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ہر ضلع میں کمیونٹی انفراسٹرکچر (سی آئی پی) سے سکیمیں شروع کی ہیں:

(ب) آیا یہ درست ہے کہ سی آئی پی نے دیر بالا میں شاؤ بجلی گھر کی سکیم کی منظوری دی تھی;

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سی آئی پی نے شاؤ بجلی گھر دیر بالا کی سکیم کی منظوری کب دی گئی تھی اور اب تک اس پر کام شروع نہیں کیا گیا، نیز حکومت مذکورہ سکیم کو کب تک شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی)}: (ا) جی ہاں، کمیونٹی انفراسٹرکچر پراجیکٹ (سی آئی پی) نے ہر ضلع میں سکیمیں شروع کی ہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) چونکہ سی آئی پی نے ایسی کسی سکیم کی منظوری نہیں دی ہے، اسلئے اس کے شروع کرنے کے پروگرام کا جواب نفی میں ہے۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جی زما د آنریبل منسٹر صاحب نه دا سوال دے جی چه دوئ کمیونٹی انفراسٹرکچر نه چه کوم سکیمونه شروع کړی دی، سی۔آئی۔پی نه جی، آیا په هغے باندے دوئ څه عملدرآمد کوی که نه ئے کوی پرے جی؟

جناب سپیکر: یہ 227 ہے نا؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جی، 227۔

جناب سپیکر: جی، جی، ابھی اس میں کوئی ضمنی کوئسچن ہے آپ کا؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: ضمنی نشته پکښے جی، ضمنی نشته جی۔

جناب سپیکر: نشته؟ اور کسی کا ہے؟ تھینک یو۔انور خان، دوسرا کوئسچن۔

حاجی قلندر خان لودھی: میں ایک ضمنی سوال بتانا چاہتا ہوں، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بتادیں جی، بتادیں، بتادیں۔ایک کی بجائے دو بتادیں،قلندر صاحب۔قلندر لودھی صاحب، دو کی اجازت ہے آپ کو۔

(شور)

جناب سپیکر: مائیک آن کریں لودھی صاحب کا۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، جیسے جیسے وقت گزر رہا ہے، آپ سخت ہوتے جارہے ہیں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: (قہقہہ) بڑے عرصے بعد اٹھے ہیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، جب ہمارا Tenure آگے جارہا ہے تو آپ سخت ہوتے جارہے ہیں۔ آپ کو نرم ہونا چاہیئے، بڑا Relax ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر، میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ پچھلی گورنمنٹ نے ہمیں سی آئی پی میں سکیمیں دی تھیں، کسی کو ایک، کسی کو دو، کسی کو تین تو اس کیلئے تعمیر سرحد پروگرام سے 10% ہم نے جمع کرنا تھا اور 10% ٹی ایم اے نے جمع کرنا تھا اور 80% سی آئی پی نے، تو اس میں چونکہ ٹی ایم اے نے 10% نہیں جمع کئے اور ہم نے 20% تعمیر سرحد سے جمع کئے لیکن ابھی تک ہمارے وہ پیسے جمع کے جمع ہی پڑے ہوئے ہیں، سی آئی پی والوں نے کچھ بھی نہیں کیا میرے حلقے میں۔ تو یہ یقین دہانی کرائی جائے کہ سی آئی پی کا مستقبل کیا ہے، آیا اس پہ کوئی عمل ہوگا کہ نہیں ہوگا؟

جناب سپیکر: جی، جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): سپیکر صاحب، زما نه زیات دوئ ته علم وو، د دغے خبرے علم دے چه زمونږ دا پیسے چه وے د سی آئی پی، دا فیډرل گورنمنټ د ایرا چه کوم وخت وو، د دوئ دا زلزله چه راغله، دا چیف منسټر صاحب ناست دے، زمونږ درانی صاحب، نو دوئ هغه وخت، زمونږ صوبائی حکومت نه هغه پیسے واغستے شوے او ایک ارب روپئ هغوی، فیډرل گورنمنټ په دے زلزله زدگانو باندے اولګولے۔ مونږ هغه اوس ډیمانډ کوو چه هغه پیسے مونږ ته ملاؤ شی۔ هغے کښے دا ده چه هغوی مونږ ته اوس وائی چه تین پرسنټ انټرسټ به

تاسو راکوئ او مونږ چه کوم وخت هغوی نه اغستے وو نو یو پرسنټ انټرسټ باندے مو اغستے وو نو مونږ وایو چه هغه یو پرسنټ انټرسټ زمونږ نه واخلئ، مونږ تین پرسنټ نه شو ورکولے نو په دے جهګړه روانه ده۔ انشاء الله چه کله پیسے راغلے نو مونږ به د لودهی صاحب سکیمونه انشاء الله د ټولو نه مخکښے شروع کوؤ۔

Mr. Speaker: Satisfied, Lodhi sahib?
Haji Qalandar: Khan Lodhi: Satisfied.
Mr. Speaker: Thank you.

جناب سپیکر: انور خان صاحب، اب ایجوکیشن والا کوئسچن۔ آپ انور خان صاحب، انور خان صاحب، ہائر ایجوکیشن کا کوئسچن نمبر 222۔

* 222 ۔جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) گورنمنٹ ڈگری کالج دیر بالا میں کلاس وائز اور سبجیکٹ وائز طلباء کی تعداد کتنی ہے;

(ب) مذکورہ کالج میں موجودہ اساتذہ کی تعداد کتنی ہے، نیز منظور شدہ پوسٹوں کی تعداد کتنی ہے;

(ج مذکورہ کالج میں کتنی پوسٹیں خالی ہیں;

(د) آیا یہ درست ہے کہ ڈگری کالج دیر بالا میں اساتذہ نہ ہونے کی وجہ سے طلباء کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے;

(ہ) اگر (د) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک ڈگری کالج دیر بالا میں سٹاف پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (ا) گورنمنٹ ڈگری کالج دیر بالا میں کلاس وائز اور سبجیکٹ وائز طلباء کی تعداد درجہ ذیل ہے:

کلاس	پری میڈیکل	پری انجینیئرنگ	کمپیوٹر سائنس	آرٹس	سائنس	میزان
سال اول	89	65	46	148	---	348
سال دوم	68	44	35	146	---	293
سال سوم	---	---	17	120	35	172
سال چہارم	---	---	14	50	24	88

(ب) مذکورہ کالج میں منظور شدہ پوسٹوں کی کل تعداد ستائیس ہے جبکہ اٹھارہ اساتذہ کام کر رہے ہیں۔

(ج) مذکورہ کالج میں خالی پوسٹوں کی کل تعداد نو ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	خالی اسامی	بنیادی شرح تنخواہ	تعداد
1	ایسوسی ایٹ پروفیسر	19	چار
2	اسسٹنٹ پروفیسر	18	تین
3	لیکچرارز	17	دو
	ٹوٹل		نو

(د) مذکورہ کالج میں اس وقت بیشتر پوسٹوں پر اساتذہ کام کر رہے ہیں، تاہم طلباء کی تعلیمی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے ناظم اعلیٰ تعلیم کے حکم پر کالج کے پرائیویٹ فنڈز سے مضامین میں اساتذہ بھرتی کر لئے گئے ہیں، جن کے نام درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام	مضمون
1	گل احمد	تاریخ
2	ساجد غنی	اردو
3	اسداللہ	قانون

(ہ) پرنسپل کی خالی آسامی (بی۔پی۔ایس 19) پر تعیناتی کی تجویز صوبائی حکومت کے زیر غور ہے جبکہ (بی۔پی۔ایس 18) کی خالی آسامیاں عنقریب پروموشن کے ذریعے پر کر دی جائیں گی۔ اسی طرح (بی۔پی۔ایس 17) کی خالی آسامیاں پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد کے منتخب امیدواروں یا کنٹریکٹ لیکچرارز کے ذریعے پر کی جا رہی ہیں۔

جناب محمد انور خان: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: کوئی ہے اس پہ ضمنی کوسچن؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جی سر، ضمنی اس پر ہے۔

جناب سپیکر: بتائیں، بتائیں۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: دیکښې جي دوئ چه کوم جواب ما له را کړے دے نو په هغے کښې دوئ صرف پوسټونه لیکلی دی چه دومره پوسټونه دی او دومره کسان پرے کار کوی حالانکه دوئ چه په کنټریکټ باندے کوم کسان اغستی دی

نو هلته Main کوم Subjects چه دی جی، د Science subjects هلاکانو ته نه پړهاؤېږی۔ په ضلع کښې یو کالج دے سر، هغے کښے تر اوسه پورے د سائنس کوم پروفیسرز چه دی، هغه نشته دے۔ مونږ بار بار جی دوئ ته دا ریکویسټ کړے دے۔ دوئ چه اوس کوم کسان بهرتی کړی دی په کنټریکټ باندے، هغوی هم نه راځی۔ زمونږه لیډر آف د هاؤس دلته ناست دے، مخکښے هغوی ته ما Application ورکړے وو او هغوی دوئ ته لیکلی وو چه 'Within seven days' تاسو دوئ له دا سټاف پوره کړئ۔ هغه Seven days هم تیرے شوے جی، میاشت هم تیره شوه، تر اوسه پورے جی هغه سټاف نه دے مکمل شوے۔ کوم فګرز ئے چه ما له راکړی دی، هغه هم غلط دی جی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹهیک شوه جی، ٹهیک شوه جی۔۔۔۔

<u>جناب محمد انور خان:</u> سبجیکټس چه دوئ ورکړی دی، هغه هم غلط دی پکښے سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹهیک شوه جی۔ اور کسی کا اس پہ کوئسچن ہے؟ ضمنی کوئسچن ہے اس پہ کوئی؟ جی نلوٹھہ صاحب، نلوٹھہ صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھہ:</u> میرا نہیں ہے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کا نہیں ہے اور کسی کا ہے؟ جی بی بی، مسرت شفیع بی بی۔

<u>محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ:</u> سر، په کنټریکټ باندے چه د څومره خلقو انټرویوګانے شوے دی، تقریباً تین چار مهینے اوشوے او د دوئ څه رزلټ نه راځی نو دا Kindly زر، Speedy کړئ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی پیر صابر شاہ صاحب۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ضمنی کوئسچن جی، ضمنی کوئسچن؟

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> نہیں، وہ تو تقریباً ختم ہو گیا اور۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، نہیں، ابھی ہے، ابھی ہے۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، جس خوش اسلوبی سے آپ نے معاملات کو Handle کیا، اس پہ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ گزارش یہ ہے جناب سپیکر، کہ میں ہاؤس میں ایک اہم مسئلہ، کیونکہ چیف منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ اس کے بعد۔ صحیح جواب دے دیں، قاضی صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: نہیں، میں، یہ جو فرنٹیئر ہاؤس اور اس کے نام کی جو تبدیلی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بعد میں لاتے ہیں۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: اس حوالے سے میں بات کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: بعد میں آپ کو موقع دیتے ہیں۔

سید محمد صابر شاہ: موقع دیتے ہیں؟ ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: قاضی اسد۔ قاضی اسد صاحب، جواب دے دیں جی۔ قاضی اسد صاحب، منسٹر ہائر ایجوکیشن۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: یہ تو میرے بڑے پاپولر منسٹر لگ رہے ہیں۔ بہت اچھی ویلکم ہوئی ہے۔ کیا وجہ ہے، قاضی صاحب؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ خود تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: اچھا، جواب دے دیں۔ آپ۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں مشکور ہوں۔ سر، انور خان صاحب کی جو ڈیمانڈ تھی کہ سائنس کے لیکچرار ان کے پاس نہیں ہیں اور جو ادھر ڈیٹیل دی گئی ہے، وہ غلط ہے۔ اگر آپ اس کو تسلی سے پڑھیں تو اس میں ہم نے جو ڈیٹیلز دی ہیں، وہ ٹھیک ہیں۔ کالج فنڈ سے ہمیں سائنس کا ابھی تک کوئی لیکچرار مل نہیں سکا، ہم کوشش کر رہے ہیں اور جیسے مسرت شفیع صاحبہ نے بات کی ہے، ہم یہ بھی کوشش کر رہے ہیں کہ جلد از جلد کنٹریکٹ پہ جو ہم نے Applications مانگی تھیں، اس کا فیصلہ کریں اور کالجز میں ڈیمانڈ پوری کر دیں۔ سر، مسئلہ صرف یہ تھا کہ زیادہ تر ضلعوں میں ابھی تقریباً سیشن End پہ ہے تو اس حوالے سے ہم یہ چاہ رہے تھے کہ جہاں پر Requirement ہے، جہاں پہ سیشن میں ابھی زیادہ ٹائم ہے، وہاں پہ جلدی بھیج دیں۔ جہاں پہ ختم ہے تو ابھی اگر ہم پیچھے سے بھیج بھی دیں تو ان کا فائدہ نہیں ہوگا، لہذا جن لوگوں کی

Applications ہمارے پاس ہیں، ان پر جلد عملدرآمد کیا جائے گا اور یہ جو کمی ہے، چیف منسٹر صاحب نے بھی ان کو لکھ کر دیا تھا، ہم نے ان کو اپنی طرف سے کہا ہے کہ جب تک کنٹریکٹ کے ہم آپ کو لیکچررز نہیں بھیجتے، کالج فنڈ میں پیسے ہیں، آپ کالج فنڈ پہ اپنے بندے Hire کر لیں۔ میری معزز رکن سے بھی یہ گزارش ہے کہ اگر یہ سمجھتے ہیں اور ان کو کوئی اچھے لیکچررز کا پتہ ہے تو میں ان کو یہاں پہ گارنٹی دیتا ہوں کہ ان کو ہم کالج فنڈ پہ، جب تک کنٹریکٹ لیکچررز یا ہمارے پاس پبلک سروس کمیشن کا Nominee نہیں آتا، تب تک یہ رکھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ دوسرا آپ کا کیا کوئسچن تھا جی؟ یہی تھا؟

Ms. Musarrat Shafi Adovcate: I am satisfied.

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: زۂ د دے جواب نه Satisfied نه یم، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تۀ Satisfied نه یے دا چه کوم جواب۔۔۔۔۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: آنریبل چیف منسٹر صاحب، لیډر آف دی هاؤس دلته ناست دے چه ما سره د هغوی Written، د هغه فوټو کاپی راسره ده، 'Within Seven days' دوئ لیکلی وو چه دیکښے مونږ کلاسونه شروع کوؤ۔ آرډر ئے پکښے کړے دے جی۔ 'Seven days' نه جی دوه میاشتے اوشوے، تر اوسه پورے پکښے یو کلاس نه دے شروع شوے او چه کوم گورنمنټ ډگری کالج فار بوائز دے، په هغے کښے جی کنټریکټ باندے هلته څوک نه ملاویږی۔ سر، دوئ وائی چه تاسو په کنټریکټ خلق اوگورئ۔ په کنټریکټ خلق نه ملاویږی جی۔ یو کالج دے Throughout district، ایک سو او دو سو کلو میټر نه ورله خلق راځی جی۔ تر نن پورے هلته سټاف نشته، متبادل هیڅ څه بندوبست نشته دے، سر۔

(شور)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ جو بات کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی کیا؟ اسد صاحب، کیا؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں ریکویسٹ کر رہا تھا کہ میرا بھائی دوسرے کالج کی بات کر رہا ہے۔ جو انہوں نے سوال پوچھا تھا، اس کا جواب میں نے دے دیا ہے۔ اب یہ ایک اور بات کر رہے ہیں۔ اس کے اوپر اگر بات کرنا چاہتے ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دوسری طرف گئے ہیں جی؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی عطیف صاحب، په دے باندے کوئسچن دے؟

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، دے سره یو Related سوال دے۔ زمونږه حیات آباد ډګری کالج کښے هم د لیکچرارانو د پوسټونو ډیر کمے دے۔ چه څنګه منسټر صاحب دوئ سره وعده اوکړه چه کنټریکټ لیکچراران به مونږه بهرتی کوؤ خو که دغسے په حیات آباد ډګری کالج کښے تر کومه پورے چه پوسټونه سینکشن شوی نه وی نو تر هغے پورے د په کنټریکټ باندے کسان اوساتی چه زمونږه د کالج هم دغه مسئله حل شی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، ان سارے کالجوں میں کمی ہے، اس کو پورا کریں۔ کوئی طریقہ بتائیں، شارٹ کٹ طریقہ۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، شارٹ کٹ طریقہ یہی ہے کہ یہ جب مجھے بتاتے رہتے ہیں دوست جو تھوڑی بہت کمی ہے سر، ہم اپنے فنڈ کے اندر رہتے ہوئے ان کو بھیجتے رہتے ہیں۔ ابھی ہمیں تقریباً سو کے لگ بھگ Nominees آرہے ہیں پبلک سروس کمیشن سے، انشاء اللہ جہاں جہاں ہم سے ہو سکے گا، ہم ان کمیوں کو دور کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ اتنے ہر دلعزیز منسٹر ہیں تو ذرا جلدی سے اپنا کام اچھا Perform کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں کوشش کرتا ہوں سر، بہتر سے بہتر۔

جناب سپیکر: جی سردار اورنگزیب نلوٹھہ صاحب۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: پھر ایسی Thumbing نہیں ہو گی، سردار نلوٹھہ صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: سوال نمبر 166 ہے کہ ہزارہ یونیورسٹی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹائم انہوں نے خراب کیا تھا نا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: کوئسچن نمبر 166 ہے جی میرا ہزارہ یونیورسٹی کے حوالے سے۔۔۔۔

Mr. Speaker: Question No?

Sardar Aurangzeb Nalotha: 166.
Mr. Speaker: Question No. 166.

* 166۔ سردار اورنگزیب نلوٹھہ: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ہزارہ یونیورسٹی میں مختلف کیڈر کی پوسٹوں پر تعیناتی کی گئی ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ یونیورسٹی میں مقامی اور غیر مقامی لوگ بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات ہوں تو:

(i) گزشتہ پانچ سالوں میں تعینات شدہ مختلف کیڈر کے پروفیسرز، لیکچررز اور لوئر سٹاف کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ یونیورسٹی میں بنیادی آسامیوں پر مقامی لوگوں کو ترجیح کیوں نہیں دی گئی، وجہ بتائی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، مختلف پوسٹوں پر تعیناتی کی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں، مقامی اور غیر مقامی لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے۔

(ج) (i) گزشتہ پانچ سالوں میں مختلف کیڈرز پر تعیناتی کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظ کی جاسکتی ہے۔

(ii) جہاں تک قواعد میں گنجائش تھی، مقامی لوگوں کو ترجیح دی گئی ہے۔ موجودہ اعداد و شمار کے مطابق تمام ملازمین میں 56% کا تعلق ہزارہ ڈویژن کے پانچ اضلاع سے ہے جبکہ باقی لوگوں کو قابلیت اور پاکستانی شہری ہونے کی بنیاد پر تعینات کیا گیا ہے۔ تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا کوئی ضمنی کوسچن ہے اس میں؟

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: جی ضمنی کوسچن ہے اس میں۔

جناب سپیکر: جی، بسم اللہ، بسم اللہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: سر، انہوں نے اس سوال کے (ج) جز میں جو لکھا ہے، میں اس سے بالکل مطمئن نہیں ہوں کہ مقامی اور غیر مقامی لوگوں کی بھرتی کے حوالے سے انہوں نے لکھا ہے کہ 56% کا تعلق ہزارہ ڈویژن سے ہے حالانکہ 56% کا تعلق ہزارہ ڈویژن سے بالکل نہیں ہے جی۔ ہزارہ ڈویژن کی یونیورسٹی ہونے باوجود وہاں کے لوگوں کو بالکل ترجیح نہیں دی گئی ہے۔ ہزارہ کے لوگ بڑے خوش تھے کہ ہمیں ہزارہ میں یونیورسٹی مل گئی ہے اور انہوں نے اپنی زمینیں، جائیدادیں اور ساری چیزوں کی قربانی دی ہے۔ لاکھوں روپے کی جوز مین تھی، وہ سینکڑوں میں انہوں نے اسلئے دی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: صحیح بات ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: اسلئے دی ہے کہ ہمارے ہزارہ ڈویژن میں یونیورسٹی آئی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں اور کسی کا کوسچن ہے؟ضمنی کوسچن ہے؟۔۔۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ ٹاس ڈالیں کہ کون کون، ہمیں کتنی کی اجازت ہے جو ایک ایک لفظ میں۔۔۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ ایک ایک ہو جائیں نا، ایک، ایک۔ آپ بیٹھیں، ایک ایک بات کریں گے بس، ایک کوسچن Simple تاکہ سب کو موقع ملے، سب کو موقع دیں۔

مفتی کفایت اللہ: میں بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تقریر نہیں ہو گی، خالی کوسچن۔

مفتی کفایت اللہ: یہ مائیک آن نہیں ہے۔

جناب سپیکر: خالی آواز آپ کی پوری ہے، سب سن رہے ہیں، کفایت صاحب۔ مفتی صاحب کا مائیک آن کریں۔

مفتی کفایت اللہ: میرا مائیک آن بھی کریں، یو ایس ایڈ والے میری مانیٹرنگ بھی نہ کریں۔

(قہقہے/تالیاں)

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، یہ ہزارہ یونیورسٹی پی ایف-55 میں واقع ہے جس کا بد بختی سے میں نمائندہ ہوں جی اور میں ہائیر ایجوکیشن کے وزیر کو آپ کی وساطت سے مطلع کرتا ہوں کہ ہمارے پاس تو اتنا اختیار بھی نہیں ہے کہ ہم وہاں Recommend کریں اور خاکروب وہاں لگالیں جی۔ وہاں ہم کوئی کلاس فور نہیں لگا سکتے۔ میں معافی چاہتا ہوں، مجھے چارسدہ کے خاکروب وہاں ملتے ہیں، مجھے وہاں نوشہرہ کے خاکروب ملتے ہیں، مجھے مردان کے ملتے ہیں، Kindly۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی کوسچن پر آجائیں۔

مفتی کفایت اللہ: یہ کوسچن ہے جی۔

جناب سپیکر: بس یہ ہو گیا۔

مفتی کفایت اللہ: کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اس نے نوٹ کر لیا۔ جی، اسرار اللہ گنڈاپور صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: وزیر موصوف، آپ ایسا کر سکتے ہیں کہ وہاں سے پوری لسٹ منگوالیں اور وہ لوگ جو نائب قاصد۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا کوئسچن نوٹ ہو گیا، مفتی صاحب۔ جی اسرار خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میرا اس میں ایک ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ انہوں نے خود ایڈمٹ کیا ہے کہ 56% جو ہیں، وہ ہزارہ ڈویژن کے پانچ اضلاع سے ہیں، باقی پاکستانی شہری ہیں۔ اس میں سر، آپ دیکھیں 149 سے لیکر 161 تک، Even نائب قاصد بھی باقی اضلاع سے لئے گئے ہیں تو سر، کتنا ظلم ہے کہ باقی اضلاع کے لوگ آئے ہیں اور ضلع ہزارہ میں وہ نائب قاصد ہیں؟ میں سمجھتا ہوں۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر، میں اس میں یہی کہنا چاہ رہا ہوں، اسی میں Add کرنا چاہ رہا ہوں کہ جو کلاس فور کے ملازمین ہیں، ان کیلئے کوٹے کا کوئی سسٹم کیوں مقرر کیا گیا ہے؟ کلاس فور کے ملازمین تو کم از کم وہاں لوکل ایریا کے رکھیں نا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہونے چاہئیں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: اور وہ 100% وہاں سے ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان، لیکن اسی ایک سبجیکٹ پر، اس سے آگے نہیں بڑھنا ہے کسی نے بھی۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ کلاس فور کیلئے لوکل کا ہونا ضروری ہے کہ نہیں؟

جناب سپیکر: پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: عبدالاکبر خان صاحب نے بھی سوال کیا کہ کلاس فور کیلئے میرے خیال میں قانون میں تو ایسی بات کہیں نہیں ہے کہ کوئی بھی کہیں پر نوکری کر سکتا ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ اگر ہو یا نہ بھی ہو لیکن کیا انصاف کا یہ تقاضا ہے کہ ہزارہ ڈویژن میں اگر سوپیر کی آسامی ہو، گریڈ ون کی آسامی ہو اور دوسرے اضلاع کے لوگ وہاں پر بھرتی کئے جائیں؟ میں کسی ضلع کو Mention نہیں کرتا لیکن

دوسرے، کہیں سے بھی اگر کلاس فور کیلئے وہاں ہزارہ ڈویژن کے لوگوں کے حق پر بھی ڈاکہ ڈالا جائے اور جناب، ایک ایسے وقت میں، ایک ایسے تناظر میں خدا کیلئے جو Geo-Political Developments ہو رہی ہیں جو وہاں پر ہزارہ ڈویژن کے اندر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

سید محمد صابر شاہ: ہم جو کچھ کر رہے ہیں، کہیں پر ناموں کی تبدیلی ہے اور ہزارہ میں جو احساس محرومی بڑھ رہا ہے، اس نے جلتی پر، یہاں پر جو کلاس فور کی Appointments ہوئی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہو گیا جی، ٹھیک ہے، ضمنی کوئسچن۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: انہوں نے جلتی پر تیل کا کام کیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: میری بات سنیں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، تقریر نہیں صرف ضمنی کوئسچن، Only ضمنی کوئسچن، یہ آپ تقریر کرنے لگے۔

سید محمد صابر شاہ: میں یہ بات ختم کرونگا، ورنہ ہم واک آوٹ کریں گے جی۔ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور مجھے سنا جائے، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: دیکھیں جی، پیر صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: میں گزارش کرتا ہوں، میری بات سنیں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پرانے پارلیمنیٹرین ہیں۔

سید محمد صابر شاہ: میں پرانا نہیں۔ مجھے چھوڑیں، پرانا ہوں یا نیا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کو رولز کا پتہ ہے، کوئسچنز آور میں صرف ضمنی کوئسچن۔

سید محمد صابر شاہ: لیکن بات یہ ہے، بات یہ ہے جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Only question, only question.

سید محمد صابر شاہ: یہ زیادتیاں کیوں ہو رہی ہیں؟

جناب سپیکر: تقریر نہیں۔

سید محمد صابر شاہ: نہیں، تقریر میں نہیں کر رہا ہوں، آپ سے سوال کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد دو گھنٹے۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، میری ایک Proposal ہے۔ میری Proposal یہ ہے کہ بجائے ضمنی کوسچن کے، اس پر کمیٹی بنائیں اور اس پر تحقیقات ہوں۔ آپ ہر بات کو اپنے چیمبر میں خدا کیلئے نہ لے جایا کریں۔ (تالیاں) آپ کا وقت بھی ضائع ہوگا، اس پر کمیٹی بنائیں۔ وہ کمیٹی اس سارے، آیا کہ یہ جواب بھی صحیح ہے یا نہیں؟ پھر جو زیادتی ہوئی ہے جی، اس کو Redress کیا جائے۔ میں تمام ساتھیوں سے کہونگا کہ اس پر مجھے سپورٹ کریں کہ کمیٹی اس کی بنائی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سید محمد صابر شاہ: اور پھر وزیر اعلیٰ صاحب سے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you…..

سید محمد صابر شاہ: کہ یہ جو ناانصافی اگر ہوئی ہے تو پھر اس کا وہ ازالہ بھی کرے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، صحیح بات ہے، اب آپ صحیح بات پر آ گئے۔ جی لودھی صاحب، قلندر لودھی صاحب، ضمنی کوسچن Only۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں سب بھائیوں کی اور خاصکر صابر شاہ صاحب کی بات کو سپورٹ کرتا ہوں کہ اس کی کمیٹی بنائی جائے اور جو ہمارا ہزارہ ڈویژن کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، یہ تجویز آ رہی ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی: ہزارہ ڈویژن کے جو پانچ اضلاع ہیں، ان میں ہر ڈسٹرکٹ سے تقریباً ایک ایک ممبر اور باقی اسمبلی کے لوگ بھی لئے جائیں اور اس کی انکوائری کی جائے کہ آیا یہ کلاس فور کہاں سے اور کتنے زیادہ بھرتی ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ قاضی اسد صاحب، منسٹر ہائیر ایجوکیشن۔ منسٹر ہائیر ایجوکیشن! جتنی اچھی Thumbing ہوئی ہیں، اتنا اچھا جواب بھی دے دیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، اس کا جواب، میں چونکہ خود ہزارہ سے تعلق رکھتا ہوں اور یہ ایشو ہمارے پاس اٹھتا رہتا ہے۔ سر، میرے پاس یہ فگرز نہیں ہیں کہ ہزارہ کے لوگ کتنی تعداد میں پشاور یا چارسدہ میں بھرتی ہوئے ہیں اور یہ ہوتے رہتے ہیں سر، لیکن میرے خیال میں کلاس فور کیلئے پالیسی جنرلی یہ ہوتی ہے کہ نہ صرف وہ ڈسٹرکٹ کا ہو بلکہ اکثر ہم کوشش کرتے ہیں کہ یونین کونسل کا رکھا جائے مگر کیونکہ یونیورسٹی تھی اور اس میں وائس چانسلر صاحب نے، ہم ان سے کہتے رہتے ہیں کہ جی یہ تھوڑا سا ایشو لمبا ہے لیکن بہر حال وہ Directly ہماری۔۔۔۔۔

آوازیں: بولیں، بولیں، بولیں آپ۔
جناب عبدالاکبر خان: بولنے دیں، بولنے دیں۔
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، میں بات کر رہا ہوں کلیئر۔۔۔۔۔
حاجی قلندر خان لودھی: اسلئے ہم آپ کو ساتھ کمیٹی میں لائیں گے۔
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ کرتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: پیر صاحب نے جو تجویز دی ہے، آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟
جناب عبدالاکبر خان: کرتے ہیں، کرتے ہیں۔
میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب چه دوئ خبره کوی نو زهٔ ضمنی سوال اوکړم جی؟

(شور)

جناب سپیکر: نه، اوس منسټر صاحب جواب ورکوی۔
وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، دا خو غټه خبره ده، دا خو ساده خبره نه ده۔
جناب سپیکر: بنه جی، بیا ضمنی کوئسچن اوکړئ جی۔ صرف ضمنی کوئسچن اور کچھ نہیں۔
میاں صاحب! صرف ضمنی کوئسچن۔
مفتی کفایت اللہ: میاں افتخار حسین ایک اتنے طاقتور منسٹر ہیں کہ انہوں نے منسٹر کو بٹھا دیا جی۔۔۔۔۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، سپیکر صاحب، سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات: نہ جی، نہ، نہ، نہ۔۔۔۔۔

(شور)

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، آپ ان کو بات پوری کرنے دیں تاکہ پتہ چل جائے۔
وزیر اطلاعات: اس کے بعد اجازت نہیں ہے، اس کے بعد اجازت نہیں ہے۔ سپیکر نے کہدیا کہ وزیر کے بعد اجازت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب، میاں افتخار صاحب،آپ صرف ضمنی کوئسچن پوچھیں گے، جواب وہ دیں گے۔

(شور)

وزیر اطلاعات: کوم تپوس-----

(شور)

جناب سپیکر: دا سے شته، ولے منسٹر سوال نه شی کولے ؟

وزیر اطلاعات: نہیں،آپ کے حوالے سے بات کر رہا ہوں پیر صاحب، سننا پڑے گا۔اتنا جگرا تو ہونا چاہئے، سننا پڑے گا۔آپ نے تو تقریر کی نا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: سننے کیلئے تو دل بڑا کرے گا۔

وزیر اطلاعات: تو میں سنا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: Clarification, Clarification کر رہے ہیں۔

وزیر اطلاعات: زهٔ جی دا وضاحت کول غواړم-----

(شور / قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب!-----

(قطع کلامیاں)

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی)}: جواب بھی وہ دے دیں گے، پہلے آپ سنیں تو سہی۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں جی، سب بیٹھیں۔آپ بیٹھیں جی۔آپ بیٹھ جائیں۔ عباسی صاحب!آپ بیٹھ جائیں۔

(شور)

Mr. Speaker: Now ‘Questions Hour’ is over, finished. Questions Hour is over.

(شور)

وزیر اطلاعات: دا خو ھسے ھغه خبره شوه۔ دا څه خبره ده یار؟

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: اچھا، 'Questions Hour' is over. بیٹھیں۔چند معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں آئی ہیں،جناب پرنس۔۔۔۔۔

(شور/ قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:وہ کر رہے ہیں،اس کے بعد۔۔۔۔۔

(شور/ قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:یہ ہاؤس Complete ہو جائے نا،اس کے بعد نا، موقع دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔

(شور/ قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: موقع ورکومه جی۔۔۔۔

(شور/ قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ورکوم ورله کنه موقع۔۔۔۔

(شور/ قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یار موقع درکوم کنه۔ جناب پرنس جاوید صاحب، ایم پی اے،آج کیلئے؛ جناب وجیہ الزمان خان، ایم پی اے،۔۔۔۔۔

(شور/ قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: That time is over. آپ لوگوں نے اتنا لمبا کر دیا۔ Time is over, ایک گھنٹہ ٹائم۔جناب وجیہ الزمان خان،ایم پی اے، 17 دسمبر تا 20 دسمبر 2008: جناب منور خان،ایم پی اے، آج سے پورے اجلاس کیلئے، محترمہ شازیہ اورنگزیب، 16 دسمبر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! آپ خاموش رہیں، یہ میرا کام ہے، آپ لوگوں کا کام نہیں ہے۔ یہ مجھے Leave کی Applications پڑھنے دیں۔آپ ذرا پرانے پارلیمینٹرین ہیں، اتنا میں آپ کو الف، ب، ث پڑھاؤنگا؟ ہاؤس کو Complete کرنے دیں۔ محترمہ شازیہ اورنگزیب صاحبہ، ایم پی اے، 16 دسمبر تا

25دسمبر2008: محترمہ مہر سلطانہ صاحبہ، ایم پی اے، 18دسمبر2008یعنی آج کیلئے: محترمہ نعیمہ شاہین نثار صاحبہ، 18دسمبر2008کیلئے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Ayes have it, the leave is granted.

(قطع کلامی / شور)

جناب سپیکر: دیکھیں جی قرارداد کا اپنا ٹائم ہے، میں موقع دے رہا ہوں، میں آپ کو ایک گھنٹہ-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ اپنے آپ میں تحمل کا مادہ پیدا کریں-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی آپ کی ریزولیوشن بعد میں آ رہی ہے نا۔ کل میں نے آپ کو سمجھایا بھی ہے کہ آپ Out of the way جا رہے ہیں۔ پیر صاحب! مجھے ذرا ہاؤس کو-----

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں، میں سمجھ رہا ہوں۔ (تالیاں) آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں، میں سمجھ گیا ہوں۔ میری رہنمائی فرمائیں کہ انہوں نے کیا جواب دیا؟

جناب سپیکر: آپ لوگوں نے خود ایک کو نسچنز آور-----

سید محمد صابر شاہ: ہم آپ کی بات کو تسلیم کرتے ہیں-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سید محمد صابر شاہ: آپ خدا کیلئے ہمیں یہ بتائیں کہ منسٹر صاحب نے جواب دیا تاکہ ہم-----

جناب سپیکر: کیوں منسٹر، آپ خود کھڑے ہو گئے ہیں؟ یار، آپ لوگوں نے بیچ میں کیا وہ کر دی؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں نے وضاحت کی ہے۔ میں نے ڈیٹیل میں ان کو جواب دیا ہے لیکن یہ واقعی بڑی لمبی اس میں جا رہے تھے لیکن ہم چور نہیں ہیں۔ سر، ہمارے دل میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ اس کو ہم گول مول کر رہے ہیں۔ اس چیز کو میں Face کرنے کیلئے تیار ہوں۔ میں ان کے ساتھ بیٹھ جاؤنگا اور اس کو اگر آپ چاہتے ہیں تو کوئی-----

مفتی کفایت اللہ: کمیٹی میں کر لیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں، کمیٹی کی تو بات نہیں ہے، میں ان کے ساتھ بات کر لونگا سر، اور یہ اسمبلی بھی ادھر ہی ہے، میں بھی ادھر ہوں، ہم سب ادھر ہیں۔ اس پر بعد میں بات کر لیں گے لیکن آپ، ادھر میں ان کو Assure کرتا ہوں کہ ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کی پوری، جتنی تحفظات ہیں تو وہ دور کر دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ پیر صاحب! اپنی ریزولیوشن پر آپ آ جائیں۔

سید محمد صابر شاہ: میں مشکور ہوں منسٹر صاحب کا کہ وہ بھی اس بات پر راضی ہو گئے کہ آپ اس پر بیٹھ کر، اس پر کمیٹی آپ اناؤنس کریں جی تاکہ اس پر بیٹھ کے ہم ان معاملات کو طے کریں۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: منسٹر ایجوکیشن صاحب! کمیٹی ہوتی ہی ہے بیٹھنے کیلئے اور سپیکر صاحب، آپ سے ریکویسٹ ہے کہ یہ کمیٹی تشکیل دی جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے مجھ سے پوچھے بغیر آپ کی تسلی کروا دی، وہ آپ کے سامنے بیٹھیں گے۔ میاں صاحب! دا Proceeding مخکښې بوتلل غواړئ، دا ایجنډا Completion ته پریږدئ جی؟

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، زۀ یو خبره کول غواړم۔ دا سې نه ده چه مونږه د یو علاقې یا د چا حق وهل غواړو۔ دا د دې ټولې صوبې نمائنده اسمبلی ده، که چا ته په دې حواله باندې چه کوم کوم څائې نه۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب کا مائیک آن کریں ذرا۔

وزیر اطلاعات: که فرنټیئر هاؤس کښې شوې وی، په هغې هم پکار دې۔ د ټولو کلاس فور باره کښې کمیټی جوړول غواړی چه د خپل خپل ځائې خلق نه وی، هغه ټول واپس کول غواړی۔

(تالیاں)

سید محمد صابر شاہ: آپ نے بڑی اچھی بات کی۔

وزیر اطلاعات: بالکل میں ہمیشہ اچھی بات کرتا ہوں۔

تحاریک التواء

جناب سپیکر: تاسو هغوی ښې خبرې ته نه پریښودو نو۔ اب ائٹم نمبر 6، تحریک التواء۔

Mr. Abdul Akber Khan, to please move his adjournment motion No. 45 In the House. Mr. Abdul Akber Khan………

سید محمد صابر شاہ: آپ نے Ignore کیا تھا، وہ اسلئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے سب کچھ یاد ہے، آپ تھوڑا سا صبر و تحمل سے کام لے لیں۔ آپ کا ہاؤس ہے، آپ کو ٹائم دے رہا ہوں۔ جی عبدالاکبر خان، اس کے بعد ریزولیوشنز آ رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ ٹی بریک کیلئے جانا چاہ رہے ہیں۔ جی عبدالاکبر خان۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، هغوی ته پریږد و ؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، یہ رولز سسپنڈ کرا کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د هر څیز خپله طریقه د ه۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! کارروائی روک کر ضلع مردان میں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میں کیوں معطل کروں؟ اس کا سٹائل آپ، بغیر معطل کئے آپ کو موقع مل جائے گا نا۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ کے خیال میں، تھوڑا سا صبر کریں، آپ کا موقع آ رہا ہے نا۔ دیکھیں ریزولیوشن کا اپنا ٹائم ہے۔

مفتی کفایت اللہ: اگر آپ رولز معطل کر کے ہمیں موقع دے دیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: درانی صاحب! ان کو ذرا سمجھا دیں، میری سمجھ سے باہر ہے جی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب، ان کو ذرا سمجھا دیں پلیز۔ اس کے بعد ریزولیوشن کا اپنا ٹائم آ رہا ہے، ذرا ٹرینگ کروالیں۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): یہ جو جمعرات کے دن آپ ریزولیوشن لیتے ہیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

قائد حزب اختلاف: تو صدر لش نے کہا کہ میری صدارت میں اور دنیا میں مجھے ایسا موقع کبھی نہیں ملا جو کسی نے، یہ آپ اس کے ساتھ شامل نہ کریں اور یہ میرے خیال میں گورنمنٹ بھی ساتھ دے گی کہ جی اس کو آپ اہمیت دیں اور اس کیلئے آپ رولز Relax کرلیں جی اور مفتی صاحب کو موقع دیں۔ تو میں آپ سے سپیشل گزارش کرتا ہوں کہ اس کو آپ اہمیت دے دیں۔ (تالیاں)

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں جی، پیر صاحب، آپ سب بیٹھ جائیں، آپ سب بیٹھ جائیں، رولز 24-----

جناب عبدالاکبر خان: نہ، 124 ہے، 124۔

(شور / قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ مجھے ذرا موقع تو دیں، میں سپیکر ہوں یا آپ ہیں؟ بیٹھ جائیں۔ (قہقہے / تالیاں) رول (b)24 ذرا پڑھ لیں، رول (b)24۔ مفتی صاحب، آپ کھول لیں۔ مفتی صاحب، "No Business, not included in the list of Business, shall be transacted at any sitting, except business of a formal or ceremonial nature, which may be permitted by the speaker". اس کے بعد آپ کا ٹائم خود آرہا ہے، اسی پر صبر کریں جی۔ آگے عبدالاکبر خان، پلیز۔

مفتی کفایت اللہ: میں تمام علماء، ان کے رفقاء اور دیگر کو صدر لش-----

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان، پلیز۔

سید محمد صابر شاہ: یہ جو قرارداد اس کے خلاف ہے-----

جناب سپیکر: آپ کو پہلے موقع ملے گا۔

سید محمد صابر شاہ: یہ جو قرارداد ہے، آپ اس کی اجازت دیں گے؟

جناب سپیکر: ہاں، ہاں، یس۔

سید محمد صابر شاہ: اب میں گزارش کرتا ہوں درانی صاحب سے-----

Mr. Speaker: Yes.

سید محمد صابر شاہ: سپیکر Commitment کرلیں، آپ لوگ واپس آجائیں۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

جناب عبدالاکبر خان: "جناب سپیکر، کارروائی روک کر ضلع مردان میں"-----

جناب سپیکر: وہ صبر نہیں کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

جناب سپیکر: ورشئ راوالئ ئے جی۔ پیر صاحب، لاڑ شئ او دوئ راوالئ جی۔ عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ۔"جناب سپیکر، ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے کہ ضلع مردان میں حالیہ بھرتیوں میں میرٹ کو نظر انداز کیا گیا ہے، خاصکر محکمہ تعلیم نے پی ٹی سی اور کلاس فور بھرتی کرنے کا ایک بازار گرم کر رکھا ہے۔لوگ انتہائی پریشان ہیں،لوگ انتہائی" _ آواز پھر خراب ہو گئی ہے۔جناب سپیکر، آپ کو آواز نہیں آرہی۔"لوگ انتہائی پریشان ہیں اور دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، لہذا اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے"۔

ملک قاسم خان خٹک: اول خو دا انکوائری او کړئ، سپیکر صاحب.....

جناب عبدالاکبر خان: دا خنګه چل دے ؟

جناب سپیکر: سنگل ٹچ دے دیں، سنگل ٹچ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، مردان میں گزشتہ دنوں پی ٹی سی کیلئے درخواستیں مانگی گئیں۔

جناب سپیکر: آواز Slow ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: آواز ہے نہیں تو کیسے کروں جی؟ جناب سپیکر، میں ڈیٹیل میں جانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، اس بارے میں ایک ایڈ جرنمنٹ موشن میں نے موو کی ہے۔جناب سپیکر، پتہ نہیں یہ کوئی سازش تو نہیں ہے کہ جب بھی کوئی مسئلہ آجاتا ہے، اس کو خراب کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: دے بل مائیک ته راواوړه، دا ٹھیک دے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، مردان میں پچھلے دنوں پی ٹی سی کیلئے درخواستیں مانگی گئی تھیں اور بجٹ سیشن میں وزیر تعلیم صاحب نے، بجٹ سیشن کے بعد جو سیشن تھا، یہاں پر ہم نے ان سے پوچھا تھا کہ یہ بھرتیاں میرٹ کی بنیاد پر ہونگی؟ تو انہوں نے یہاں پر، وہ ریکارڈ میرے پاس موجود ہے کہ جس میں وزیر صاحب نے کہا تھا کہ بالکل میرٹ کی بنیاد پر یہ بھرتیاں کی جائیں گی اور میرٹ کی کوئی Violation نہیں ہو گی۔جناب سپیکر، یہ وزیر صاحب انتہائی شریف آدمی ہیں، میرے خیال میں ان کو بھی کچھ اندازہ ہوا ہو گا۔انہوں نے مجھ سے پوچھ کے بات کی تھی اور یہ وعدہ کیا تھا کہ جتنی Appointments کی گئی

ہیں، ہم انہیں Held in abeyance کر لیں گے اور جب کوئی پتہ نہیں تھا کہ ہفتے میں، چار دن میں یا تین دن میں، پھر مطلب ہے جو لوگ میرٹ سے رہ گئے ہیں جناب سپیکر، ان کو لیا گیا اور جو میرٹ کے بغیر Appointments ہوئی ہیں، یہ غلط ہے لیکن ابھی تک جناب سپیکر، وہ تو Held in abeyance نہیں ہوئیں۔ جناب سپیکر، میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ ضلع مردان میں جس بنیاد پر پیسوں کا بازار گرم کیا گیا، ساٹھ ہزار اور اسی ہزار روپے ایک ایک پوسٹ کیلئے لئے گئے اور جناب سپیکر، ہم جب گاؤں میں جاتے ہیں تو وہ لڑکے جو ڈبل ایم اے اور ایم ایس سی ہیں اور جو فرسٹ ڈویژنرز ہیں، ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم سے پوچھتے ہیں کہ میں کیوں رہ گیا جبکہ صرف میٹرک پاس لڑکے کی Appointment ہو گئی اور میں نے ڈبل ایم اے کیا ہے اور میں نے ساری تعلیم فرسٹ ڈویژن میں کی ہے، میں کیسے رہ گیا؟ اور جناب سپیکر، ستم یہ ہے کہ جب انٹرویوز ہوئے تو انہوں نے کچھ طریقہ کار بنایا ہے کہ 30% میٹرک کا اور اس طرح کا کوئی طریقہ بنایا ہے جو انہوں نے باہر میرٹ لسٹ آویزاں کر لی اور میرٹ لسٹ میں نام لکھ دیئے کہ یہ لڑکا اپنی یونین کونسل میں ٹاپ پر ہے اور ہر ایک لڑکے کو پتہ تھا کہ اس میرٹ لسٹ میں میرا ایک نمبر آئے گا، میرا دوسرا نمبر ہے یا تیسرا نمبر ہے۔ جناب سپیکر، جب ہر لڑکے کو پتہ لگ گیا اور اس طرح ہر ایک بچی کو پتہ لگ گیا کہ میرا یہ نمبر ہے انٹرویو میں اور اس میں، Aggregate میں اور جب Appointments ہوئیں جناب سپیکر، تو آپ یقین نہیں کریں گے جناب سپیکر کہ ایسے ایسے لوگ بھرتی ہوئے جو دوبئی گئے ہوئے تھے، انہوں نے نہ کوئی درخواست دی ہے، نہ کوئی انٹرویو دیا ہیں، نہ کوئی ٹیسٹ دیا ہے اور وہ دوبئی میں بھرتی ہو کر جناب سپیکر، ان کو Appointment لیٹر مل گیا اور یہ بھی نہیں، ایک ایک پوسٹ پر تین تین، چار چار لڑکوں کی Appointments ہوئی ہیں اور میرٹ پہ جو لوگ تھے، وہ رہ گئے۔ جناب سپیکر، میں مانتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب نے کبھی یہ آرڈر کیا ہو گا، میں مانتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے کہیں یہ آرڈر کیا ہو گا، میں مانتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے، جو موجودہ حکومت ہے، انہوں نے کیا ہو گا لیکن وہاں پر جس طرح شخص کو بٹھایا گیا ہے، یہ جناب سپیکر، اس سے پوچھا جائے کہ اس نے یہ حرکت کیوں کی؟ ہم مردان کے جو ایم پی ایز ہیں، کم از کم ہم تو اپنے حلقوں میں نہیں جا سکتے جناب سپیکر۔ میں کہتا ہوں اپنے سارے بھائیوں کو کہ آج اگر یہ مردان میں ہوا، کل یہ پشاور میں بھی ہو سکتا ہے، کل نوشہرہ میں بھی۔ یہ ایک سٹارٹ لیا گیا ہے کہ ایک ای ڈی او نے تقریباً ڈھائی، تین سو بھرتیاں اپنے قلم سے اپنے گھر میں بیٹھ کر اور میرٹ کی بالکل دھجیاں بکھیر کے اور پیسے لیکر Openly، جناب سپیکر،

اگر آپ مردان کی گلی گلی اور گاؤں گاؤں جائیں تو آپ کو ایک ایک آدمی بتائے گا۔ (تالیاں)

جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں اس حکومت نے طریقہ کار دیا ہے، میری درخواست ہو گی جناب سپیکر، کہ ٹھیک ہے، میں اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتا، نہ یہ ضروری سمجھتا ہوں لیکن یہ ضرور میری درخواست ہے کہ مردان میں یا باقی صوبے میں میرٹ کے بغیر جو بھرتیاں ہوئی ہیں، میری صرف ایک درخواست ہے کہ ان کو Suspend کیا جائے، یہ جو Appointments ہوئی ہیں بغیر میرٹ کے، تو آپ دو دن میں پتہ لگائیں، تین دن میں پتہ لگائیں، میرٹ پر بھرتی کر کے تو جو لوگ اس کے اہل ہوں اور جو لوگ میرٹ پر پورہ اتریں، ان لوگوں کو لیا جائے اور جن لوگوں سے پیسے لے کر بھرتی کیا گیا ہے جناب سپیکر، یہ ان کا حق نہیں بنتا، شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان چمکنی، جی ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ زهٔ خالی د عبدالاکبر خان د دے خبرے تائید کوم۔ دا نه ده چه په دے پیښور کښے به رعایت کیږی، په پیښور کښے روانے دی، دا کهاتے په پیښور کښے هم کیږی۔ ای ډی اوز لګیا دی، هغوی په خپل قلم باندے یو بل سره یا په کرپشن باندے یا بل دغه باندے خلق بهرتی کوی لګیا دی او میرټ او دغه خو خبره نشته۔ زهٔ تائید کوم د دے خبرے۔

جناب سپیکر: جی قاسم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا!۔۔۔۔

جناب سپیکر: دے باندے به راځئ جی، دے باندے، اودریږه دے پسے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، مونږه ټول د عبدالاکبر خان تائید کوؤ او دا ټول معزز ممبران اسمبلی چه دی، دا یوه اسمبلی ده، که هغه په اقتدار کښے ده او که هغه په اپوزیشن کښے ده، د هر یو ممبر نه پوښتنه اوکړئ چه د هغوی په ضلعو کښے څه شوی دی؟ کوم کرپشن چه شوے دے او کومے پیسے چه اغستے شوے دی، جناب والا!۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر کچھ اراکین نے واک آؤٹ کیا)

جناب سپیکر: جی محمود عالم صاحب، جی محمود عالم صاحب۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر، ابھی اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا ہے اور یہ اپوزیشن نے جو واک آؤٹ کیا ہے کہ نفرت انگیز نگاہ سے ایک صحافی نے بش کے منہ پر جوتے مارے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی اس پہ بات آئیگی نا۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، ما له په دے باندے د خبرو کولو اجازت را کړه۔ جناب سپیکر، زۀ دا خبره کوم چه دیکښ ډیره غټه خبره ده، ډیره غټه خبره ده۔ زۀ تاسو ته خبره کوم، زۀ تاسو لیږلے ووم۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب محمود عالم: جناب سپیکر صاحب! دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): مونږه خبره کوؤ۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: میاں صاحب، تاسو دا خبره وروستو کړئ۔ جناب سپیکر، عبدالاکبر خان چه کومه خبره اوکړه، دا هاؤس ته Put کړئ، دا په هره ضلع کښے داسے معامله ده۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اودریږئ چه دا Minister Concerned, reply ورکړي، ډیر غټ Allegation اولګیدو، ډیر غټ Allegation اولګیدو چه دا منسټر۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اودریږه چه دا منسټر جواب ورکړي نو بیا به خبره کوؤ جی۔ افتخار صاحب! ستاسو هم دا خبره ده؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، ایک ہی بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامی)

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب، خو مختصره خبره جی۔ حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، د دے د مکمل انکوائری اوشی، په دیکښے Illegal کارونه شوی دی۔ په دیکښے Illegal کارونه شوی دی، خومره کرپشن

په دیکښې شوے دے، په دیکښې پیسے Involve دی، د دے مکمل تحقیقات اوکړئ-----

(شور)

جناب سپیکر: میاں صاحب داسے خبره اوکړئ چه دا ایوان ښه شی۔

وزیر اطلاعات: ایوان به صحیح شی، زهٔ ډیره اهم خبره کوم۔ تاسو ما له لږ ټائم راکړئ۔

(شور)

وزیر اطلاعات: مائیک خراب دے، زهٔ جی کومو ملګرو-----

جناب سپیکر: میاں صاحب! دا جواب به پاتے شی، دا منسټر صاحب جواب ورکوی۔

وزیر اطلاعات: دا جی تاسو خبره کړے وه، په دے باندے مخکښې خبره شوے وه۔

جناب سپیکر: ښه ځه بسم الله، میاں صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، جناب سپیکر،-----

جناب سپیکر: اودریږه، د دے نه پس بیا، د دے نه پس۔

ایک آواز: د میاں صاحب دا مائیک خراب دے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب مائیک خراب دے، مائیک خراب دے، هم داسے وایه-----

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، جب امریکہ کے خلاف کوئی قرارداد آتی ہے (قہقہے) خدا کیلئے کوئی نئی بات نہیں ہے، امریکہ کو ساری دنیا کا امن تباہ کرنے کی اجازت ہے، ایک صحافی کو اپنا جوتا مارنے کی اجازت نہیں ہے۔ سپیکر صاحب، منسٹر صاحب، آپ کو وقت ہوئی ہے کہ یہ قرارداد لائیں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایسا کرتے ہیں پیر صاحب، اتنی دیر میں مائیکس بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔ ٹی بریک، ٹی بریک-----

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: مائیکس خراب دی-----

(شور)

Mr. Speaker: Tea break for 30 Minutes.

(ایوان کی کارروائی چائے کیلئے تیس منٹ تک کیلئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اگر میری ایڈ جرنمنٹ موشن کا جواب منسٹر صاحب پہلے دے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: خیر ہے عبدالاکبر صاحب، آپ ذرا تشریف رکھیں، میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ پیر صاحب، پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب، یہ ہمارے جو "بش" کو جوتے پڑے اور اس حوالے سے۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: آپ کے بش صاحب؟

سید محمد صابر شاہ: میں نے عمداً یہ لفظ استعمال کیا ہے کیونکہ بش کے خلاف یا امریکہ کے خلاف جب بھی کوئی قرارداد پیش کرنے کی کوشش ہوتی ہے، بات کرنے کی کوشش ہوتی ہے تو ہمارے جو مائیکس ہیں، یہ جواب دے دیتے ہیں۔ بات یہ ہے جناب سپیکر، کہ یا تو Openly امریکا کو ہمیں Own کرنا چاہیئے اور اگر یہ بات نہیں ہے تو یہ کونسی سازش ہے کہ جب بھی آپ امریکہ کے خلاف کوئی، تو یہاں پہ آپ کے مائیکس بند ہو جاتے ہیں؟ یہ سازش ہے یا ایک ناکارہ سسٹم جو ہے، اس کو یہاں پہ لگایا گیا ہے۔ سب سے پہلے میری گزارش یہ ہے کہ خدا کیلئے ایک کمیٹی بنائیں، انکوائری کرائیں، اب پوری دنیا کا ہم تماشہ بن گئے ہیں، اس ہاؤس پہ کروڑوں روپے، میرے خیال میں اس پر جو خرچہ آیا ہے، کوئی۔۔۔۔

آوازیں: چھ کروڑ، پانچ کروڑ۔

سید محمد صابر شاہ: جی کوئی چار کروڑ، کوئی 'پانچ کروڑ' کی آواز آرہی ہے۔ اگر چھ کروڑ روپے اس سسٹم پر خرچہ آیا ہے اور یہ سسٹم اتنا ناکارہ ہے کہ جناب، وقتاً فوقتاً جو اس کی خرابی، ایک تو آپ مہربانی کر کے اس پر انکوائری کریں، کمیٹی بنائیں۔ دوسری گزارش میری یہ ہے کہ ہماری اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا، ہم گئے، ایک Commitment ہوئی کہ جناب، ٹی بریک سے پہلے As a special case اس قرارداد کو لیا جائیگا لیکن میں یہ پھر اس کو سازش کہوں یا اسے حادثہ کہوں کہ آپ کے مائیک جو تھے، وہ Off تھے، منسٹر صاحب نے بھی In time آپ سے، نہ ہم آپ سے بات کر سکے اور آپ نے ہاؤس کو Adjourn کیا، اس پر ہمارے اپوزیشن کے ساتھیوں نے ناراضگی کا بھی اظہار کیا لیکن میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ

خدا کیلئے As a special case جو امریکہ، بش کے خلاف، رولز سسپنڈ کریں اور جو ہمارے صحافی، ایک صحافی پہ جو تشدد ہوا ہے، اس کے خلاف ہمارے صحافی بھائی ہیں، میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں، اس پہ متفقہ قرارداد پیش کرنے کی ہمیں اجازت دی جائے، میں آپ کا مشکور رہونگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ، پیر صاحب۔ جہاں تک مائیک، ساؤنڈ سسٹم پر آپ نے بات کی تو کل یہ واقعہ ہوا ہے، یہ کل سے خراب ہے، پہلے بھی اس پہ کافی Complaints آ رہی تھیں تو ہم نے ایک کمیٹی Constitute کی ہے اس کی انکوائری کیلئے۔ اس پہ قوم کا جو کروڑوں پیسہ لگا ہے، اس کی مکمل چھان بین ہو گی اور ہر پارٹی سے ایک ایک ممبر ہم نے اس کمیٹی میں ڈالا ہے، آج کے پیپرز میں بھی آ چکا ہے، اس کی مکمل چھان بین ہو گی، اس کے بعد چور کی جو سزا آپ تجویز کرینگے، وہ ہم اس کیلئے تیار ہیں۔ (تالیاں)
دوسری آپ نے Rules suspension کی بات کی ہے تو جی پیر صاحب، میاں صاحب، سارے میاں اور پیر صاحبان میرے ارد گرد۔۔۔۔۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> بالکل دے پیر صاحب چه څه اوفرمائیل، ډیر درست ئے اوفرمائیل۔ صحافیان چه تلی وو نو مونږه اول ورسره دا Commitment اوکړو چه قرارداد پیش کوؤ۔ دوئ چه لاړل نو دوئ په دے شرط راغلل چه مخے سره فوری به تاسو پیش کوئ۔ زۀ د حکومت په حیثیت د پیر صاحب د دے خبرے تائید کوم چه تاسو رولز سسپنډ کړئ چه دا قرارداد د ټولو نه اول پیش شی، بیا به نورے خبرے کیږی۔ (تالیاں)

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب سپیکر:</u> معزز ممبران صاحبان نے رول 124 کو رول 240 کے تحت سسپنڈ کرنے کی التجاء کی ہے کہ انہیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے، آیا یہ معزز ایوان اس کی اجازت دیتا ہے؟ جو اس کے حق میں ہیں، وہ 'ہاں' میں جواب دیں اور جو اس کی مخالفت میں ہیں، وہ 'ناں' میں جواب دیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> جی ہاں، قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ تمام معزز ممبران صاحبان اپنی قرارداد پیش کریں One by one۔ مفتی صاحب کا مائیک آن کریں۔

قرارداد

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت زیادہ شکریہ اور میں تو سمجھتا ہوں کہ کسی غلط فہمی کی وجہ سے ایسا ماحول ہو گیا ورنہ کل تو اس قرارداد پر بات بھی ہو گئی تھی اور متفقہ طور پر ہم نے اس کو پیش کرنے کی گزارش کی تھی۔ میں قرارداد پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں اور تمام معزز ممبران اور سپیکر صاحب کو اس سعادت میں شامل ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں کہ ایک تاریخی قرارداد ہم پیش کر رہے ہیں۔ قرارداد: "یہ اسمبلی قرارداد پیش کرتی ہے کہ امریکہ کے صدر بش کو عراق میں ایک صحافی "المنتظر زیدی" نے جو جوتے مارے ہیں، یہ امریکی پالیسیوں کی وجہ سے عراق میں جو نفرت پائی جاتی ہے، اس کا ردعمل تھا اور جمہوری روایات میں اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ مذکورہ صحافی نے عوامی جذبات کے تحت یہ قدم اٹھایا ہے اور ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، ان کو جلد از جلد رہا کیا جائے"۔

جناب سپیکر: جی، قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ لوگوں نے پھر وہی Poor drafting کی ہے حالانکہ Members' facilitation کیلئے میں نے ادھر کمپیوٹر بھی رکھا ہے، سب کچھ رکھا ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، ادھر Members Facilitation Room ہے، اس میں باقاعدہ یہ سب چیزیں ہیں لیکن آپ لوگوں کو دوسری چیزوں کی جلدی ہوتی ہے، اس کیلئے پراپر کام نہیں کرتے کہ کم از کم اس کا بھی خیال رکھیں۔ یہ کاغذ کو تو دیکھیں، اتنی بڑی قرارداد پیش کر رہے ہیں اور یہ کاغذ کی حالت دیکھیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: بالکل جناب سپیکر، آپ صحیح فرما رہے ہیں جی۔ یہ بالکل، آئندہ کیلئے اس کا خیال رکھا جائیگا۔

سید محمد صابر شاہ: جناب، یہ اپوزیشن کی غربت کا نظارہ پیش کر رہا ہے۔ (قہقہے)

حاجی قلندر خان لودھی: نہیں جناب سپیکر، آپ صحیح فرما رہے ہیں۔ ہمیں اس کا خیال کرنا چاہیئے اور انشاء اللہ آئندہ اس کا خیال کرینگے۔ قرارداد: "یہ اسمبلی قرارداد پیش کرتی ہے کہ امریکہ کے صدر بش کو عراق میں ایک صحافی "المنتظر زیدی" نے جو جوتے مارے ہیں، یہ امریکی پالیسیوں کی وجہ سے عراق میں جو نفرت پائی جاتی ہے، اس کا ردعمل تھا اور جمہوری روایات میں اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ مذکورہ

صحافی نے عوامی جذبات کے تحت یہ قدم اٹھایا ہے اور ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، ان کو جلد از جلد رہا کیا جائے"۔

جناب سپیکر: جی، سکندر خان شیر پاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: "یہ اسمبلی قرار داد پیش کرتی ہے کہ امریکہ کے صدر بش کو عراق میں ایک صحافی "المنتظر زیدی" نے جو جوتے مارے ہیں، یہ امریکی پالیسیوں کی وجہ سے عراق میں جو نفرت پائی جاتی ہے، اس کا رد عمل تھا اور جمہوری روایات میں اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ مذکورہ صحافی نے عوامی جذبات کے تحت یہ قدم اٹھایا ہے اور ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، ان کو جلد از جلد رہا کیا جائے"۔

جناب سپیکر: جی پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، "یہ اسمبلی قرار داد پیش کرتی ہے کہ امریکہ کے صدر بش کو عراق میں ایک صحافی "المنتظر زیدی" نے جو جوتے مارے ہیں، یہ امریکی پالیسیوں کی وجہ سے عراق میں جو نفرت پائی جاتی ہے، اس کا رد عمل تھا اور جمہوری روایات میں اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ مذکورہ صحافی نے عوامی جذبات کے تحت یہ قدم اٹھایا ہے اور ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، ان کو جلد از جلد رہا کیا جائے بلکہ اس صحافی کیلئے ہمیں ایک سپیشل ایوارڈ کا بھی اہتمام کرنا چاہیئے"۔ شکریہ۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، یہ تو یہ جو بول رہا ہے، یہ تو قرار داد کا اگر حصہ ہے تو پھر سب پڑھ لیں، اگر قرار داد کا حصہ نہیں ہے تو پھر۔۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: یہ میرے جذبات کا حصہ ہے جی۔

جناب سپیکر: جذبات کا حصہ ہے۔ جی میاں صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستا سو پارٹئ نہ خو یو تن پیش کړو کنه۔

جناب شاہ حسین خان: زۀ هم پیش کوم، سر۔

جناب سپیکر: آپ کی پارٹی سے ایک، مفتی کفایت صاحب کو آپ اپنا لیڈر نہیں مانتے؟

جناب شاہ حسین خان: جی مانتے ہیں لیکن میرا نام شامل تھا، اسلئے میں بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: مائیک آن کریں شاہ حسین صاحب کا۔ بس ہر پارٹی سے صرف ایک بندہ۔

جناب شاہ حسین خان: قرارداد: "یہ اسمبلی قرارداد پیش کرتی ہے کہ امریکہ کے صدر بش کو عراق میں ایک صحافی "المنتظر زیدی" نے جو جوتے مارے ہیں، یہ امریکی پالیسیوں کی وجہ سے عراق میں جو نفرت پائی جاتی ہے، اس کا ردعمل تھا اور جمہوری روایات میں اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ مذکورہ صحافی نے عوامی جذبات کے تحت یہ قدم اٹھایا ہے اور ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، ان کو جلد از جلد رہا کیا جائے"۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی شیر اعظم خان صاحب، شیر اعظم خان صاحب کو پہلے دے دیں، شیر اعظم خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): جناب سپیکر، بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے مجھے موقع دیا، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ سپیکر صاحب، I am personally grateful بہت، تیسرا، مجھے کبھی نہیں ملا، مجھے بہت کم موقع ملتا ہے، Does not matter مگر ٹریژری بنچز کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ مبارک قرارداد پیش کرنے کا۔

وزیر محنت: سپیکر صاحب کا یہ خاصہ ہے کہ وہ Independent اور حزب اختلاف کو سوالات تفصیل سے بیان کرنے کا موقع دیتا ہے لیکن ٹریژری بنچز کو بہت کم۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر محنت: نہیں۔

جناب سپیکر: قرارداد دے دیں، ان کو قرارداد کی کاپی۔۔۔۔۔

ایک آواز: سر، بیوروکریٹ ہے۔

وزیر محنت: جناب سپیکر، قرارداد سے ہمیں مکمل اتفاق ہے لیکن بعض ایسی پارٹیاں بھی دیکھنے میں آئیں، بڑی خوشی ہوئی کہ ان میں سے ایک سے زیادہ لوگوں نے قرارداد پیش کی۔ مجھے ہنسی اس چیز پر آئی کہ اب تو ایک پارٹی سے تین تین لوگ قرارداد پیش کرتے ہیں لیکن پچھلے پانچ سال میں اس کو کچھ یاد نہیں آیا، پانچ سال حکومت کرنے کے باوجود بھی، مطلب ہے ان کو کچھ یاد نہیں آیا، اب ایک ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قرارداد کی کاپی اٹھائیں، قرارداد دے دیں۔

وزیر محنت: میری عرض یہ ہے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر محنت: اچھا، دیکھیں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر محنت: اچھا، لیکن ایک طرف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قرارداد پڑھ لیں۔

(شور)

وزیر محنت: ٹھیک ہے، میں مزید۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قرارداد پڑھ لیں پارٹی کی طرف سے۔۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر محنت: اب ہمارا نمبر ہے، ہم کو کہنے دو، آپ نے بہت کچھ کہا۔ اوس مونږ له هم اجازت راکړئ چه مونږه هم څه خبره اوکړو۔

جناب سپیکر: تاسو کښېنئ کنه یار۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: قرارداد پڑھیں، قرارداد کی کاپی دیں۔

وزیر محنت: میں تو اپنے وزیرستان کے حوالے سے بات کر رہا تھا کہ وزیرستان میں بمباری ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: قرارداد اووایه۔

وزیر محنت: قرارداد زهٔ څه له اووایم؟

وزیر اطلاعات: تاسو پاسئ کنه، هغه وائی چه زهٔ نه وایم۔

جناب سپیکر: شیر اعظم صاحب، قرارداد پڑھنا ہے تو پڑھ لیں۔ قرارداد پر بحث شروع۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر محنت: دیکھیں، ہم نے اعتراض تو نہیں کیا، قرارداد پر کوئی اعتراض نہیں کیا، متفقہ طور پر لیکن بات یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیاقت شباب صاحب، لیاقت شباب صاحب، قرارداد پڑھیں۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر، "یہ اسمبلی قرارداد پیش کرتی ہے کہ امریکہ کے صدر بش کو عراق میں ایک صحافی "المنتظر زیدی" نے جو جوتے مارے ہیں، یہ امریکی پالیسیوں کی وجہ سے عراق میں جو نفرت پائی جاتی ہے، اس کا ردعمل تھا اور جمہوری روایات میں اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ مذکورہ صحافی نے عوامی جذبات کے تحت یہ قدم اٹھایا ہے اور ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، ان کو جلد از جلد رہا کیا جائے"۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: "یہ اسمبلی قرارداد پیش کرتی ہے کہ امریکہ کے صدر بش کو عراق میں ایک صحافی "المنتظر زیدی" نے جو جوتے مارے ہیں، یہ امریکی پالیسیوں کی وجہ سے عراق میں جو نفرت پائی جاتی ہے، اس کا ردعمل تھا اور جمہوری روایات میں اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ مذکورہ صحافی نے عوامی جذبات کے تحت یہ قدم اٹھایا ہے اور ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، ان کو جلد از جلد رہا کیا جائے"۔ مہربانی۔

جناب افتخار خان: جناب سپیکر، زمونږه یو آنریبل ایم پی اے واک آؤټ کړے دے۔

جناب سپیکر: او دریږه قرارداد پاس شی نو هغے نه پس۔

جناب افتخار خان: جناب سپیکر، هم دے قرارداد سره متعلق خبره ده۔ یو آنریبل ایم پی اے هم د دے قرارداد په سلسله کښے واک آؤټ کړے دے، تر اوسه پورے چا را نه وستو۔

جناب سپیکر: هغه راولئ کنه۔ ورشئ او را ئے ولئ۔ هغه ممبر صاحب راولئ، لیاقت خان، میاں صاحب، لاړ شئ ورسره، میاں افتخار صاحب، تاسو ورسره لاړ شئ زر ئے راولئ۔

(شور)

جناب سپیکر: هغه هم په دے باندے واک آؤټ کړے دے جی۔ په دے ئے واک آؤټ کړے دے۔ را ئے ولئ خیر دے، زمونږ معزز ممبر صاحب دے۔

(اس مرحلے پر معزز رکن احتجاج ختم کرکے واپس آ گئے)

(تالیاں / شور)

جناب سپیکر: یہ قرارداد آپ کو دے رہا ہے، یہ آپ پیش کریں محمود عالم صاحب۔

جناب محمود عالم: "یہ اسمبلی قرارداد پیش کرتی ہے کہ امریکہ کے صدر بش کو عراق میں ایک صحافی "المنتظر زیدی" نے جو جوتے مارے ہیں، یہ امریکی پالیسیوں کی وجہ سے عراق میں جو نفرت پائی جاتی ہے، اس کا رد عمل تھا اور جمہوری روایات میں اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ مذکورہ صحافی نے عوامی جذبات کے تحت یہ قدم اٹھایا ہے اور ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، ان کو جلد از جلد رہا کیا جائے"۔ والسلام۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution moved by the Honourable Members and Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is unanimously adopted.

(تالیاں)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، رولز Already relaxed دی جی، مونږ سره یو دوه قراردادونه دی، هغه پیش کول غواړو، ډیر د اهمیت حامل دی۔

محکمہ تعلیم (مردان) میں خلاف ضابطہ بھرتیاں

جناب سپیکر: هغه په ایجنډا باندے دی، مونږ ټول هغے ته راغو خو د عبد الاکبر خان یو دغه ریکارډ شوے نه دے، هغه وخت کبنے مائیکس آف وو۔ مختصر شانتے، عبد الاکبر خان مختصر۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں مشکور ہوں آپ کا۔ اس وقت میں نے تقریر تو کی تھی لیکن چونکہ مائیک آف تھے، ریکارڈ بھی نہیں ہوئی اور کسی نے سنی بھی نہیں۔ جناب سپیکر، مردان میں پی۔ٹی۔سی اور سی۔ٹی کی جو اپوائنٹمنٹس گزشتہ دنوں ہوئی ہیں، میرا مدعا مختصراً یہ ہے کہ اس میں میرٹ کی دھجیاں بکھیری گئی ہیں۔ ایم اے فرسٹ ڈویژنر کو چھوڑ کے میٹرک تھرڈ ڈویژن کو لیا گیا ہے۔ پیسے لیے گئے ہیں،

ساٹھ ہزار اور اسی ہزار پر پی ٹی سی اور ایک لاکھ سے لیکر ایک لاکھ بیس ہزار پر سی ٹی کی بھرتیاں کی گئی ہیں۔ (تالیاں) میں پچاس سے زیادہ گواہان پیش کر سکتا ہوں جنھوں نے یہ پیسے دیئے ہیں اور جناب سپیکر، پھر ظلم یہ ہے کہ ایک ایک پوسٹ پر تین تین لوگوں کو 'اپوائنٹمنٹ لیٹرز' ایشو ہوئے ہیں۔ اب پوسٹ ایک خالی ہے اور وہاں پر اپوائنٹمنٹ تین تین لوگوں کی ہوئی ہے۔ تیسری جناب سپیکر، بات یہ ہے اور مصیبت یہ کردی گئی ہے کہ جب ٹیسٹ اور انٹرویوز ہوئے تو ان بچوں اور بچیوں کی میرٹ لسٹ دفتر میں آویزاں کی گئی۔ ہر ایک لڑکے کو یا لڑکی کو یہ پتہ لگا کہ میرا یونین کونسل میں میرٹ کے لحاظ سے کیا نمبر ہے۔ اس کو پتہ لگا کہ میری یونین کونسل میں میرٹ میں میرا فرسٹ نمبر ہے یا میرا سیکنڈ نمبر ہے۔ اس طرح بچی کو بھی پتہ لگا، اس کے باپ، اس کے بھائی کو کہ اس کا فرسٹ یا سیکنڈ نمبر ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ جب ہم جاتے ہیں گاؤں میں، علاقوں میں تو وہ نوجوان جو ایم اے فرسٹ ڈویژنر ہیں، وہ ہمارے پاس آ کے ہم سے پوچھتے ہیں کہ میرٹ لسٹ پہ یونین کونسل میں میرا ٹاپ پہ نمبر تھا، بیس پچیسویں نمبر والے کو لاکر اپوائنٹمنٹ لیٹر دیا گیا اور جو میٹرک وہ بھی تھرڈ ڈویژن یا سیکنڈ ڈویژن میں لیکن میٹرک پاس کو انہوں نے بھرتی کیا اور ظلم پھر یہ بھی ہوا کہ ایسے لوگ بھی بھرتی ہوئے جناب سپیکر، کہ وہ دبئی میں بیٹھے ہوئے تھے، نہ انہوں نے ٹیسٹ دیا، نہ Application دی، نہ کوئی فارم جمع کیا اور وہ وہاں سے بھرتی ہو گئے۔ جناب سپیکر، ہم نہیں چاہتے، یقینا ہماری سیاسی اختلافات ایم ایم اے کیساتھ ہو سکتی ہیں لیکن گزشتہ پانچ سالوں میں انہوں نے خاصکر پی ٹی سی اور سی ٹی کی اپوائنٹمنٹس میں میرٹ کا جو لحاظ رکھا، ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ (تالیاں) آج اگر یہ سلسلہ مردان میں ہوا، کل ہو سکتا ہے کسی اور ڈسٹرکٹ میں شروع ہو جائے، پرسوں کسی اور ڈسٹرکٹ میں شروع ہو جائے، اسلئے خدا کیلئے، خدا کیلئے جناب سپیکر، ان بچوں کا خیال رکھیں جن پر اپنے ماں باپ نے اتنے پیسے خرچ کر کے، اتنی محنت مزدوری کر کے، ان کو فرسٹ ڈویژن اور ایم اے تک پہنچادیا اور پی ٹی سی سے وہ رہتے ہیں اور میٹرک پاس لڑکا صرف پیسوں کے زور پر اور سی ٹی میں وہ پیسوں کے زور پر جناب سپیکر، بھرتی ہو رہا ہے۔ میری وزیر صاحب سے بات ہوئی تھی، انہوں نے تو میرے ساتھ Promise کیا تھا کہ ہم ان کو Held in abeyance کر لیں گے۔ جناب سپیکر، اس میں ٹائم نہیں لگتا، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شیر اعظم صاحب! آپ تھوڑا بیٹھ جائیں، آپ تھوڑا سا بیٹھ جائیں، ان کو بات Complete کرنے دیں، یہ موؤر ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میری درخواست ہوگی حکومت سے، میں یہ سو فیصدی مانتا ہوں کہ اس میں یقیناً حکومت کی سطح پر کوئی Involvement نہیں ہے، یہ وہاں پر جو ملاز مین بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ان سب کا کیا دھرا ہے۔ اسلئے جناب سپیکر، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں، وزیر اعلی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے درخواست ہے، شاید ان کے علم میں بھی یہ بات آئی ہو گی، منسٹر صاحب کے علم میں بھی یہ بات آئی ہو گی کہ خدارا ان کو یہ جو اپوائنٹمنٹ لیٹرز ایشو ہوئے ہیں، اب اگر ایک سال دو سال سے پوسٹیں خالی تھیں تو اگر ایک ہفتہ، دس دن اور بھی خالی رہیں تو کوئی قیامت نہیں ٹوٹ پڑے گی، آپ اس کو Held in abeyance کر دیں۔ انہوں نے جو میرٹ بنایا ہے، 58 انہوں نے مارکس دیئے تھے کہ میٹرک کے 30 مارکس، پھر ایف اے کے 20 مارکس، پھر بی اے کے 10 مارکس، پھر ایم اے کے 5 مارکس، اس لحاظ سے پی ٹی سی کے 30 مارکس تو جناب سپیکر، اس پر ایک میرٹ لسٹ بنی ہوئی تھی، تو میری درخواست ہو گی کہ یہ اتنا مشکل کام نہیں ہے، صرف جن لوگوں کو انہوں نے اپوائنٹ کیا ہے، صرف ان کی میرٹ لسٹ ہم بنواتے ہیں، ان کی میرٹ لسٹ کو چیک کرتے ہیں کہ ان کے مقابلے میں جو دوسرا بچہ جس نے ایم اے پاس کیا ہے، آخر اس میٹرک پاس کو اور ایک ایف اے پاس کو ایک ایم اے پاس پر ترجیح کیوں دی گئی ہے؟ جناب سپیکر، تھرڈ ڈویژنز کو فرسٹ ڈویژنز پر ترجیح کیوں دی گئی ہے؟ صرف اسلئے کہ اس کے پاس پیسہ نہیں تھا؟ میری درخواست ہو گی جناب سپیکر، مردان کے باقی ایم پی ایز بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ہو سکتا ہے یہ جراثیم دوسرے ضلعوں میں بھی پہنچ جائیں اور پھر آج اگر آپ اس کا مطالبہ نہیں کرینگے تو کل آپ کے ضلعوں میں بھی پہنچ سکتے ہیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

(شور)

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: نه، یو منټ لږ صبر او کړئ، لږ منسټر جواب ورکړي------

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: نه، تاسو د کیبنټ منسټرز هم وئیل غواړئ؟

وزیر آبپاشی: او جی۔

جناب سپیکر: تهٔ اودریږه چه هغه نور دغه، وقار خان، پلیز، وقار خان۔ یو منټ، تاسو به جواب ورکړئ۔

جناب وقار احمد خان: ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، زما دے آنریبل ممبر صاحب د تیر حکومت د میرټ خبره اوکړه۔ د تیر حکومت د میرټ خبره ئے اوکړه، نو ایم۔ایم۔اے په سوات کښے آن ریکارډ پراته دی چه کوم د میرټ دهجیاں اړاؤ کړی دی، اوس هغه خلق په مونږ پسے راځی چه د ایم ایم اے په حکومت کښے خلق بهرتی شوی وو او تاسو مونږ نه شئ بهرتی کولے۔ نو دا په فلور باندے او هلته په ریکارډ باندے دی چه هلته کښے د میرټ څومره دهجیاں اړاؤ شوی دی، زما په خیال په دے تیر کلونو کښے به نه وی اړاؤ شوی۔ نو د دے خبرے یو وضاحت کوم۔۔۔۔۔

مولوی عبیداللہ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب وقار احمد خان: د پی ټی سی خبره کوم جی، د پی ټی سی، زۀ د سوات ضلع خبره کوم۔

جناب سپیکر: عبید الله خان، جی عبید الله خان۔ درځی کنه، خو صبر درله څوک درکړی جی؟ زۀ صبر نه شم درکولے۔ صبر څه ته وائی، هغه د خدائے درکړی۔ موقع درکوم کنه جی، موقع درکوم۔ جی عبیداللہ صاحب، اسی Topic په، عبیداللہ صاحب! اسی Topic په۔

مولوی عبیداللہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ زۀ په پوائنټ آف آرډر باندے خبره کوم جی۔ حمد و صلوة الله وعن نبی صلی الله علیه وسلم۔ یہ انتہائی فکر کی بات ہے اور افسوس کی بات بھی ہے کہ اس ذمہ دار ایوان میں دو تین قسم کی ایسی باتیں ہو رہی ہیں جو کہ سب کو سننے اور سمجھنے کی، مجھے تو پتہ نہیں چلتا ہے کہ کیوں سنتے ہیں اور خاموش ہو رہے ہیں؟ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہماری ہزارہ یونیورسٹی میں، سولہ تاریخ کے اخبار میں یہ آیا ہے کہ میڈیکل کے جو سبجیکٹس ہیں، ان سے اسلامیات کے مضامین کو خارج کیا گیا ہے، یہ افسوس کی بات ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ہر ایک منسٹر صاحب اور ممبر صاحب یہ کہہ رہا ہے کہ کرپشن ہو رہی ہے، کرپشن ہو رہی ہے، میں نہیں سمجھ رہا ہوں کہ یہ کرپشن کون کر رہا ہے اور کون کرا رہا ہے؟ اس ایوان میں جتنے بھی آدمی بیٹھے ہیں، ہم، منسٹرز ہیں، ممبران ہیں، سارے ذمہ دار لوگ ہیں، اگر ان میں خدا کا ترس ہو، خدا سے ڈرتے ہوں، یہ خود کرپٹ نہ ہوں تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی افسر کرپشن کر سکے۔ (تالیاں) ہم آپس میں، دیکھیں نا، یہ کچھ دن ہیں، خدا کے سامنے ہم

سب نے جانا ہے، سوال و جواب دینا ہے ہمیں، ہمارے بھائی جا رہے ہیں اور کیا حالت ہو رہی ہے، ہمارے ملک کیلئے خطرات ہیں اور یہاں ای ڈی او، چپڑاسی اور کلاس فور کے بارے میں! سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ ہمارے ملک کیساتھ ہو کیا رہا ہے اور ہمیں سمجھ اور ناسمجھی کے اعتبار سے ہمارے آئین کیساتھ، ہمارے اخلاق کیساتھ اور ہمارے مذہب کیساتھ کیا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی حافظ اختر علی صاحب۔

مولوی عبیداللہ: جی میں بات ختم کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ما ته پته ده خو۔۔۔۔

مولوی عبیداللہ: وہ کہتا ہے کہ جو کفر از کعبہ برخیضد کجا مسلمانی۔۔۔۔۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

مولوی عبیداللہ: اگر یہ ایوان ٹھیک نہ ہو تو سارے افسر خراب ہوں گے۔

حافظ اختر علی: بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر، دا کومه موضوع چه زیر بحث ده، دے وخت کښے د پی ټی سی او د سی ټی چه کومے بهرتیانے په مردان کښے شوے دی او کوم اپوائنټمنټس آرډرونه ایشو شوی دی، په هغے کښے انتهائی Illegal، د لا قانونیت مظاهره شوے ده او دا زمونږه منسټر صاحب ناست دے او وزیر اعلیٰ صاحب محترم هم ناست دے، په یو یو سیټ باندے زمونږ په حلقه کښے اووه اووه آرډرونه شوی دی، ایډیشنل آرډرونه شوی دی او چه هلته کښے تپوس اوشی، لکه څنګه چه زما ورور عبدالاکبر خان صاحب اووئیل چه یره هلته کښے لوکل بابوګان دی، محکمه ده او سټاف دے، هغوی دا وائی چه پیسے په بره ځی، نو مونږ ته د لږ د دے وضاحت اوشی چه آیا دا ډائریکټریټ ته رائحی، دا سیکرټریټ ته رائحی، دا منسټر هاؤس ته رائحی، کوم ځائے ته دا رائحی؟ په دے حوالے سره جی نن چه کوم سکور جوړ شوے وو، بالکل د هغے مخالفت شوے دے او میرټ ئے بالکل تهه و بالا کړے دے۔ داسے شوی دی جی چه سیریل نمبر 1 نه 5 پورے تلے دی، بیا د 6 نه د 15 پورے د لسټ نه غائب دی، بیا په 17 نمبر باندے یو هلک ئے رااوچت کړے دے او دغه شان سلسله وار دا سلسله مخ په وړاندے تلے ده۔ لهذا زمونږه دا استدعا ده چه دے وخت کښے د بالکل دا آرډرونه Withheld کړی۔ وزیر اعلیٰ صاحب محترم هم ناست دے،

تشریف فرما دے او انتهائی، دلته کښے جی تاسو ته اخبار مونږه په دے باندے ښودلے شو، یعنی دا فیصلے هم شوے دی د یونینز د طرفونو نه چه مونږه به د اسمبلئ گهیراؤ کوؤ، مونږه به دلته کښے دهرنا کوؤ او مونږه چونکه منتخب نمائندگان یو چه مونږه علاقو ته لاړ شو نو هغه قوم، هغه نوجوانان چه د چا حق تلفی شوے ده، مونږ ته راځی او مونږه انتهائی د بے سئ ښکار یو، لهذا تاسو د دے نوټس واخلئ او دا آډرونه د ختم شی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن بابک صاحب۔

جناب افتخار خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: افتخار خان، کیبنئ چه Leave ملاؤ شی نو بیا۔ منسٹر ایجوکیشن، پلیز۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سپیکر صاحب، د ټولو نه اول خو سپیکر صاحب، زما ریکویسټ دا دے چه حافظ صاحب الزام لګولے دے، دے به خپل الزام واپس اخلی۔ دا کوم الزام چه دوئ لګولے دے چه پیسے په بره ځی، مونږه هغه خلق نه یو چه بهرتئ به ئے په دے کولے چه چیک بکونه به ئے ورته ایښودے وو او دے فلانکئ مدرسے له پیسے ورکړئ، د مدرسے په نوم باندے به ئے رشوت اغستو، مونږه هغه خلق نه یو۔ (تالیاں) زۀ نن په دے فلور باندے دا خبره کوم او زۀ چیلنج کوم دا خبره چه-----

حافظ اختر علی: جناب سپیکر!-----

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، ما ته به اوس غوږ کیږدی۔ سپیکر صاحب! ما ورته ډیر په خاموشئ سره غوږ ایښودے وو۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب، تا خو خبره اوکړه، دا خو واوره کنه۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اوس به انتظار کوی زما خبرے ته۔ زۀ-----

جناب سرفراز خان: حافظ صاحب، اوس واورئ۔ کیبنئ، خیر دے تاسو خو خبره اوکړه۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، ما ډیره په تحمل سره خبره اوریدلے ده، ما له پینځه منټه موقع راکړئ-----

جناب سپیکر: حافظ صاحب، تاسو کیښنئی۔ چه تاسو خبره کوله نو ټولو اوریده، کیښنئی جی تاسو۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: لږ تحمل، سپیکر صاحب، لږ تحمل به ځان کښې پیدا کوی۔ زهٔ د دے فورم په وساطت دے ټولے صوبے ته یو خبره کول غواړم، دے ټولے صوبے ته د دے فورم په حواله باندے، د دے په وساطت باندے۔ عبدالاکبر خان صاحب خبره اوکړه، زهٔ ئے قدر کوم خو زهٔ به په دے خبره ډیر خوشحاله شوے ووم چه عبدالاکبر خان صاحب وئیلے وے چه او فلانکے، د 'A' سړی یا د 'A' بنځے میرټ Bypass شوے دے او 'B' پرے Appoint شوے دے۔ دا ډیره Clear cut پالیسی ده خو بیا هم که عبدالاکبر خان صاحب ته داسے ثبوتونه معلوم وی، ما ورسره وخت ایښودے دے انشاء الله زهٔ به ورسره کیښنم او چه مونږ د هغه خلقو خلاف اقدام او نکړو نو زهٔ په دے فورم دا خبره کوم، تاسو اوګورئ ما S.E.Ts 1800 په دے صوبه کښے په میرټ بهرتی کړی دی، دا د دے صوبے په تاریخ کښے په اولنی ځل داسے اوشو او زهٔ بیا دا فورم چیلنج کوم که یو ثبوت ما له چا راکړو، یو ثبوت، چه دا یا په سفارش شوے دے او یا په رشوت شوے دے نو زهٔ به استعفیٰ د خپل وزرات نه ورکړم۔ سپیکر صاحب۔۔۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: لږ، یو منټ، دا داسے نه ده، مونږه هغه درویشان نه یو۔ سپیکر صاحب، مونږه هغه درویشان نه یو چه په یوه نامه او په بله نامه باندے به مونږه رشوت اخلو او خلق به بهرتی کوؤ۔ زهٔ ډیر په تحمل سره، ډیر په هوش سره دا خبره کوم چه مونږه دا وعده دے قوم سره نه وه کړے چه زمونږه اقتدار به، زمونږه حکومت به د عمر فاروق د خلافت تسلسل وی خو زهٔ نن دے ټولے صوبے ته دا خبره کول غواړم او واضح کول غواړمه چه انشاء الله زمونږ اقتدار، زمونږه حکومت عملاً د عمر فاروق د خلافت تسلسل دےاو مونږه مثالونه ورکولے شو۔ سپیکر صاحب، زمونږه حکومت، مونږه به انشاءالله د انصاف او د مساوات ټولے تقاضے برابر کوؤ۔ دا ډیر سنجیده فورم دے سپیکر صاحب، دا ډیر سنجیده فورم دے ، دا په دے نه کیږی چه زما یو معزز ملګرے ، یو معزز ممبر صاحب به پاسی او دا خبره به کوی چه فلانکی اوښ په بډه وهلے دے۔ ما ته به د

فلانکی نوم اخلی، ما له به ثبوت راکوی۔ که ما د هغه ای ډی او خلاف، د ایجوکیشن د هغه افسر خلاف مونږه اقدام اونکړو بیا دے فورم ته اختیار دے چه څه کوی نو مونږه ورته تیار یو انشاء الله که خیر وی۔ (تالیاں) زۀ ډیر په احترام سره دا خبره کوم چه د دے ټول فورم یو یو منټ ډیر زیات قیمتی دے۔ دا په دے خو نه کیږی، دا چه د پینځو کالو د درویشانو، د هغه صالحینو چه ډیرے لوئے لوئے ئے دعوے کړے وے، دا نن ټوله دنیا تاسو اوګورئ چه هغوی میرټ په کوم انداز کښے نظرانداز کړے دے، د هغے خبرے ګواهی ده۔ مونږه خو د الله فضل دے تاسو اوګورئ سپیکر صاحب، چه 'پی ایس ټی' د پاره یو Criteria مقرر ده، د 'اے ټی' او د 'ټی ټی' د پاره یو Criteria مقرر ده، دا څومره ډسټرکټس کیډر ټیچرز چه دی، د هغوی د پاره یو ډیره Clear-cut criteria موجود ده خو که بیا هم څه داسے خبره وی، زۀ به دا خبره Appreciate کوم۔ عبدالاکبر خان صاحب ما سره په ټیلیفون رابطه کړے ده، ما ورله Assurance ورکړے وو باوجود د دے نه چه نن زما د بونیر په ضلع کښے الیکشن دے، زۀ پینځه منټه د خپلے حلقے نه نه شم راوتے، ما د عبدالاکبر خان صاحب سره Commitment کړے وو، ما خپله حلقه پریښودے ده او زۀ راغلے یم۔ زۀ بالکل د دے خبرے وکالت او دلالت به هرګز نه کوم چه په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښے به یو اهلکار کرپټ وی او زۀ به ئے وکالت کوم چه مونږه د هغه ګریوان ته لاس وا نه چوو، مونږه د هغه خلاف اقدام اونکړو، هغه مونږه Suspend نکړو، مونږ ئے Terminate نکړو نو بیا به مونږه ذمه وار یو او دا نن څوک خپل سکور په دے خبرو نه شی سیوا کولے۔ مونږ د بابا فخر افغان، باچا خان سپاهیان یو، سپین باز یو، سپین باز۔ که زمونږ خلاف د کرپشن یا نور داسے د Nepotism یو ثبوت هم زما په محکمه کښے راغلو، زۀ بیا بیا په دے فورم باندے وعده کوم، بیا بیا چه زۀ به د خپلے منسټرئ نه استعفیٰ ورکوم۔ دا زما تاسو ټولو سره وعده ده۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، دا په دے نه کیږی چه بعضے زما ملګری به پاسی، بعضے زما ملګری به پاسی او دا خبره به کوی چه زۀ به درله فلانکے سړے درکوم، په فلانکی ځائے کښے به ئے لګوے او زۀ ئے او نه لګوم نو دلته به زما خلاف په اسمبلئ کښے پاسی، هغوی ته حق دے چه

پاسی سپیکر صاحب، ثبوت د تا له درکړی۔ دا زمونږه د مشرف هغه ټوله نه ده، دا د اجرتی قاتلانو هغه ټوله نه ده، دا د بابا فخرافغان، باچا خان هغه سپین بازان دی، هغه سپین بازان انشاءالله او زۀ Appreciate کومه د پاکستان پیپلز پارټئ خپل ټول Colleagues، خپل ټول ملګری چه تر اوسه پورے د الله فضل دے، نه ئے په مونږه باندے پریشر اچولے دے خو هغه خلق چه یو یو او دوه دوه پاسی، ما له په پنډونو درخواستونه راکوی او بیا دلته پاسی زمونږه جامو ته د شوتو کولو کوشش کوی، زۀ د دے فورم نه چه دا د ټولے صوبے د ټولو نه معزز د ټولو محترم فورم دے، یوه خبره دے ټولے صوبے ته کوم چه انشاءالله، انشاء الله دا داسے حکومت دے چه دا د مظلومانو حکومت دے، دا د محکومانو حکومت دے، دا د هغه چا حکومت دے چه د هغوی سفارش نه وی، دا د هغه چا حکومت دے چه د هغوی سره د رشوت ورکولو توان نه وی۔ دا سپیکر صاحب، په دے خبره باندے نه کیږی او زۀ خو داد او ستائینه ورکوم د خپل هاؤس مشر ته چه څوک خو د پاسی، ګوته د پرے اونیسی، ثبوت د ورکړی۔ دا په اولنی ځل شوی دی، د دے نه مخکښے خو د صوبے تاریخ ګواه دے چه خلق نهر شوی دی، د ټهیکیدارانو سره جیب کښے ئے ورسره پیسے نیمے کړے دی، چیک ئے ورله هله ریلیز کړے دے چه خپلے ئے ترینه په ایډوانس کښے اغستے دی او راشئ، ټولے صوبے ته وایم، ټول فورم ته وایم، هرے محکمے ته وایم چه راشئ او زما په مشر باندے ثابته کړئ۔ (تالیاں) دا په دے نه کیږی چه په مونږه باندے به یو سړے الزام د لفظونو په شکل کښے لګوی او مونږه به په پریشر کښے راځو۔ زۀ یوه خبره ډیره واضحه کوم چه دا کوم خلق زمونږ جامو ته د شوتو کولو کوشش کوی، دوئ کم از کم ما نه شی پریشرائز کولے، ما کم از کم نه شی پریشرائز کولے۔ دا یوه خبره سپیکر صاحب، ډیره زۀ واضحه کوم چه ایجوکیشن ډیر لوئے ډیپارټمنټ دے، په دیکښے ډیر لوئے کارکردګی او ډیر لوئے کار کیږی۔ زۀ په دے خبره پوهیږم، نومونه ئے اغستل نه غواړم د هغه Colleagues د دے هاؤس چه هغوی راځی، ما باندے د خپل Nepotism هغه کوم طریقه واردات چه دے، هغه د لاګو کولو کوشش کوی خو زۀ نه منم او نه به او منم۔ لهذا سپیکر صاحب، زۀ د دے خبرے نه ویریږم نه چه په دے فورم کښے به زما یو ملګرے پاسی او دا

خبره به کوی، ډیره ډیره مننه۔ زهٔ به یو وارے بیا عبدالاکبر خان صاحب په خصوصی توګه Appreciate کوم چه ما له ثبوتونه راکړی۔ انشاءالله، انشاءالله زما ورسره Commitment دے چه کوم ځائے کښے بے انصافی شوے ده او ما ئے ازاله اونکړه، بیا د عبدالاکبرخان صاحب خوښه ده چه څنګه هغه وائی نو انشاءالله مونږه به هغسے کوؤ که خیر وی، ډیره مهربانی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، یہ آپ کا ایک آئٹم نمبر 6 میں ایڈ جرنمنٹ موشن آئی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! اب میرے پاس دو راستے ہیں۔ جناب سپیکر، یا تو میں اس کی ایڈ مشن پر زور دیکر اسے ایڈمٹ کرنے کیلئے کوشش کروں اور پھر آپ ہاؤس سے پوچھیں کہ چودہ ممبران اگر اس کے ہاں میں جواب دیتے ہیں تو پھر آپ اس کو ایڈمٹ کریں گے لیکن چونکہ اسرار خان کی بھی ایک ایڈ جرنمنٹ موشن میرے خیال میں پڑی ہوئی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میری ایڈ جرنمنٹ موشن کی وجہ سے وہ خراب ہو جائے۔ جناب سپیکر، چونکہ منسٹر صاحب نے بڑے جذباتی طریقے سے بات کی، میں نے تو اپنی تقریر میں کہا تھا کہ میں حکومت پر مطلب ہے یہاں پر جو حکومت ہے، اس کو الزام نہیں دیتا لیکن وہاں پر جو اہلکار ہیں اور اگر میں ایک نہیں، پانچ نہیں، دس نہیں، بیس نہیں، تیس ثابت نہ کر سکا کہ میرٹ کو نظر انداز کر کے ان کو بھرتی کیا گیا ہے تو میں اس اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دونگا۔ شکریہ۔ (تالیاں)

جناب افتخار خان شاگئی: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی افتخار خان، افتخار خان۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دا دے ته څمه۔ افتخارخان، تهٔ په څه خبره کول غواړے ؟۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نه په څه باندے جی ؟۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: نه، په دے باندے به بله ورځ ورکړو۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: کابینه،   (قہقہہ)   افتخار خان، پلیز یو خبره اوکړه۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: جی افتخار خان۔ افتخار شاگئی کا مائیک آن کریں۔ کوئی تعمیری بات کریں کہ جس سے ماحول اچھا ہو جائے۔

ایک آواز: دا مائیک کار نه کوی۔

جناب فضل اللہ: سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

ایک آواز: وایه وایه۔

جناب فضل اللہ: سپیکر صاحب، زهٔ ستاسو شکریه ادا کوم چه تاسو مائیک آن کړو۔ زمونږه چیف منسټر صاحب خو ډیر ښه دے او هرے خبرے ته غوږ ایږدی خو زهٔ وایم چه پیر بابا خو ښه دے خو کوډیان ئے ښه نه دی۔ زما په حلقه کښے هم دغسے کار شوے دے۔ منسټر صاحب ته ما لسټ ورکړے دے، دوئ ته مے پیش کړے دے، په هغے باندے هیڅ کارروائی نه ده شوے۔

جناب سپیکر: جب آپ کا مائیک آن نہیں ہو رہا ہے تو آپ بیٹھ جائیں۔ (قہقہے) جی پرویز خٹک صاحب۔

جناب افتخار خان شاگئی: جناب سپیکر صاحب، په دے حوالے سره به زهٔ دا اووایم چه څه عجیبه صورتحال دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه، د هغے، ٹھیک شوه۔۔۔۔۔

جناب افتخار خان شاگئی: زما نه مخکښے چه دوئ کومے خبرے اوکړے، دا په خپل ځائے ٹھیک دی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: مائیک بند دے۔

جناب سپیکر: نا، نه آن کیږی؟

جناب افتخار خان شاگئی: خو یوه بله خبره ستاسو په نوټس کښے راوستل غواړم او هغه دا چه مونږه ای ډی او مردان سره د رابطے کوشش کوؤ نو د هغه پی اے وائی چه هغه د چا سره خبرے کول نه غواړی۔ ما ورته اووئیل چه ما سره خبرے نه کوی نو

زما سینیئر منسټر سره، زما پارلیمانی لیډر سره د خبرے اوکړی۔ هغه بیا انکار اوکړو چه زهٔ چا ته Bound نه یم۔

جناب سپیکر: بس پوهه شوم زهٔ۔

جناب افتخار خان شاگئی: ای ډی او مردان۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه۔ بابک صاحب په دے هاؤس کښے تاسو له تسلی درکړه، دے نه پس بیا تاسو راشئ، بابک صاحب به تاسو سره کښینی۔ دا خبره ده؟ جی پرویز خټک صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: که نن شو او که سبا اوشو چه دوئ دا مونږ سره۔۔۔۔

جناب سپیکر: پرویز خان خټک صاحب۔

جناب پرویز خټک (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر صاحب، په دے هاؤس کښے رنګارنګ الزامات اولګیدل او پکار نه ده چه مونږ داسے ماحول جوړ کړو چه کوم قانون وی او کوم دستور دے نو پکار ده چه په هغے عمل اوکړو۔ زهٔ هم د عبدالاکبر خان د دے خبرے تائید کوم چه تیر شوی ایم ایم اے حکومت دا یو غټه کارنامه وه چه ایجوکیشن کښے سپیشلی په میرټ باندے بهرتیانے کیدے۔ (تالیاں) هغے ته یو سسټم دے او دا هم زهٔ منم چه د دوئ په خپل حکومت کښے هم د دے خلاف ورزیانے شوے دی۔ ډیرے ضلعے ما ته معلومے دی خو د خپلے ضلع زهٔ مثال درکوم چه شپږ کاله کښے د میرټ نه بهر یو کس هم نه دے بهرتی شوے نو کم سے کم مونږ د دوه خبرو په دے اسمبلئ کښے عهد اوکړو چه یو دلته د رشوت خبره اوشوه، پکار ده چه مونږه په قرآن باندے لاس کیدو او عهد اوکړو چه رشوت به نه اخلو (تالیاں) چه رشوت به څوک نه اخلی، چه ټول دا عهد اوکړو۔ که وزیران وی او که ایم پی اے ګان وی چه که مونږه رشوت واغستو نو پکار ده چه سر راته خلق مات کړی۔ دا خو ځکه چه دا د ګورنمنټ بدنامی ده، الزامات راځی، مونږ ټول پکښے خرابیږو خو مینځ کښے څه شته یا نشته، دا چا ته پته نشته۔ نو حقیقت دا دے چه مونږه کله جلسے کوؤ نو هلته خو مونږه ډیرے خبرے کوؤ چه دا قربانی کوؤ، دا کوؤ او چه کله اقتدار کښے راشو نو بیا بل څه کوؤ۔ نو دا پکار ده چه په خپل زړه کښے هم هر سړے عهد اوکړی او د قوم سره

هم عهد اوکړی چه مونږه د دوئ نمائندګان یو، نه به رشوت اخلو او نه به بل سړے رشوت ته پریږدو۔ دویمه خبره دا ده چه مونږه، د صوبائی اسمبلئ ممبران ټول پریشانه یو۔ دا نه چه زهٔ یا بل، هر یو سړے پریشانه دے، په خپلو حلقو کښے مونږ سره اختیارات نشته، نه په کلاس فور کښے اختیار شته۔ (تالیاں) نه په ټرانسفرز کښے اختیار شته، مونږه بس صرف وزیران یو لیکن کم سے کم وزارت په خپل ځائے لیکن مونږ ته خو ووټ هغه خپلو حلقو راکړے دے، پکار ده چه مونږ ته فنډونو کښے حصه، په ټرانسفرز کښے، په هر څه کښے صلاح، که نور څه نه هم راکوی څوک، صلاح مشوره خو د راسره کوی۔ زمونږ په ضلع کښے افسران تبدیلیږی، په نورو کښے کیږی، زمونږ ملګرو سره کیږی، د چا نه څوک تپوس نه کوی۔ نو پکار ده چه اصولاً دا اسمبلی دلته کښے فیصله اوکړی چه ایم پی اے په خپله حلقه کښے ټوټل بااختیاره دے نو هله به دا ټول خوشحالیږی۔ (تالیاں) نو که دا اختیارات نه وی او دا دلته کښے ټوله جهګړه او دا ټول خفګان هم دغه دے، نور هیڅ هم نشته۔ اختیارات ورکړئ دے ټولو ته نو که دا هر سړے وزیر اعلیٰ او د دے ټولو صفت نه کوی نو بیا ما نه تپوس اوکړئ۔ زهٔ چه په خپله حلقه کښے بے عزته کیږم، زما خبره نه اوریدلے کیږی نو زهٔ بیا څوک څه کوم؟ بیا خو زهٔ د چا پرواه نه کوم ځکه چه هغه خلقو زهٔ راوستے یم نو دا یو فیصله د۔۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی)}:</u> استعفیٰ ورکړئ نو بیا خبرے کوئ۔

<u>وزیر آبپاشی:</u> استعفیٰ به ولے ورکوؤ؟ مطلب دا دے مونږه راوستے یو دے قوم او د خپل قوم د حق تپوس به کوؤ او که تاسو دا استعفیٰ۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر آبپاشی:</u> تهٔ استعفیٰ ورکړه کنه، زهٔ ولے ورکړم؟

(تالیاں)

<u>سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی):</u> تا له پکار دی چه په کیبنټ کښے دا اووایے، دلته څنګه دا وائے؟

(شور)

وزیر آبپاشی: زۂ به د خپل حق خبرے کوم، زۂ نمائنده یم۔

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): نو پکار ده چه کیبنټ کښے دے خبرے اوکړی کنه، دلته څنګه لګیا دے خبرے کوی؟ یا به دے استعفیٰ ورکوی، بیا دے اپوزیشن کښے کښینی او خبرے د کوی، مونږ به بیا جواب ورکړو خو د دے څه جواب ورکړم چه دے پخپله کیبنټ کښے ناست دے؟۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بس ختم۔

وزیر آبپاشی: زۂ که وزیر یم نو ورسره ایم پی اے هم یم۔ زۂ به د حق خبره کوم۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، ختم۔ اسرار الله خان ګنډاپور صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ قلندر لودھی صاحب، اگر مجھے ___ سر، ان کو بٹھائیں۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ "ایوان کی کارروائی روک کر اس نہایت اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ 26 نومبر کے بمبئی دھماکوں کے بعد اس خطے کی صورتحال خطرناک ہوتی جارہی ہے اور مملکت پاکستان کے گرد گھیرا تنگ ہو رہا ہے جس سے صوبہ سرحد بھی متاثر ہوگا، لہذا باقاعدہ بحث کے بعد متفقہ قرارداد لائی جائے"۔

اس میں سر، وہ بھی چونکہ میرے ساتھ Joint signatory ہیں تو میرے خیال میں وہ بھی پڑھ لیں اور اس کے بعد میری ہاؤس سے استدعا ہوگی کہ اس کو باقاعدہ ایڈمٹ کرلے اور پھر آپ ایک دن مقرر کرلیں تاکہ ہم سب اس پر ڈیبیٹ کرلیں کیونکہ ابھی دو بج رہے ہیں اور ابھی اتنا ٹائم ویسے بھی نہیں ہے سر۔

Mr. Speaker: Ji Minister concerned, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی نورو له هم لږه موقع ورکوئ۔ تاسو اوس کښینئ جی۔

سینئیر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): سپیکر صاحب، گنڈاپور صاحب چه کومه خبره کوی چه دا ایډمټ کړو او دے باندے به بیا بحث کوؤ نو دا خو به د دے شئ هغه اهمیت ختم شی۔ پکار دا ده چه دا دوه خبرے دوئ اوکړے خو د دے ریزولیوشن۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Unanimous resolution را ولئ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ بشیر خان نے جو نکتہ اٹھایا ہے اور اسرار خان نے ٹیکنیکلی دونوں کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: څه ټیکنیکل خبره پکښے راغله جی؟

(شور)

جناب سپیکر: لږ کیښنئ کنه۔ دا هاؤس هم چلولو ته نه پریږدئ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ایک تو آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے جس پر ریزولیوشنز ہیں۔ ریزولیوشنز ہیں، پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے، آج ریزولیوشنز ہیں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب عبدالاکبر خان: اگر ایڈ جرنمنٹ موشن ایڈمٹ ہوتی ہے تو پھر آپ ہاؤس کو Adjourn کریں گے۔ جب آپ Adjourn کریں گے تو پھر Next Thursday تک آپ ریزولیوشنز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ ایڈ جرنمنٹ موشن بھی اگر ریزولیوشن میں جائے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، ریزولیوشن میں Convert کرکے، ریزولیوشن لے آئیں باقی جو ریزولیوشنز ہیں، ان کیساتھ اس کو لے لیں۔

جناب سپیکر: Exactly، جی اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: مزید کارروائی تو ویسے بھی نہیں ہے۔ ہاؤس کی رضامندی کیساتھ گورنمنٹ نے Agree کیا اور وہ میرے ساتھ Signatory ہیں۔ میرا سر، بحث کا مقصد یہ تھا کہ ہم یہ سارا Episode جو گزرا ہے، اس پہ ہم اپنی صوبائی اسمبلی کی طرف سے کچھ بولیں اور پنجاب چونکہ وہ ابھی صورتحال آپ کی کشیدہ ہے مشرقی بارڈر پہ تاکہ ان کیساتھ ہم Unity دکھائیں چه دا ایډمټ شی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، یہ ریزولیوشن میں Convert-----

(شور)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں، ایڈمٹ کر لیں-----

(شور)

سینیئر وزیر بلدیات و دیہی ترقی: سپیکر صاحب! ہمیں اعتراض نہیں، حکومت کو اعتراض نہیں۔ ایڈمٹ کر لیں آپ۔

Mr. Speaker: The Honourable Member has given the notice under rule 73 for detail discussion on 'Adjournment Motion' No. 48, in the House. Those who are in favour of it may say 'Aye'. And those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion under rule 73.

Malik Qasim Khan Khattak: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: پیر صاحب، یہ ایجنڈا تھوڑا سا رہتا ہے، اس کو ذرا آگے-----

(شور)

Malik Qasim Khan Khattak: Point of order, Sir.

(شور)

جناب سپیکر: جی بشیر خان-----

Malik Qasim Khan Khattak: Point of order, Sir.

(شور)

جناب سپیکر: آپ سب تیار نہیں ہیں تو اسلئے میں بھی چھٹی کر رہا ہوں۔ The sitting is adjourned till tomorrow 10.00 a.m.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 19 دسمبر 2008ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)